ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اکیلا بیلنس کرنیوالا مشہور معروف اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷۷

اوزار

بمقام قادیان ۱۹۱۵ء

ضوابط

۱ عوام سے (۱۰) شش ماہی ۱۰

(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت ۱۰۰

(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا (۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔ (۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا۔ (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی (۵) سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالوں سے سکھ دھرم میں اشاعت اسلام کرنا

KHILAFAT LIBRARY

جلد (۶) | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ووان! | نمبر (۱۷)

تازہ خبریں

(۱) الحمد للہ کہ حضرت اقدس رضی اللہ عنہ راضی خوشی ہیں اور قوم کی بہتری کیلئے دعاؤں میں مصروف ہیں۔

(۲) صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے کو حضرت نے دعاؤں سے ماریشس کے جزیرہ کو رخصت کیا۔ خدا انکا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کے وجود سے بہتوں کو صراط مستقیم نصیب ہو

(۳) قادیان میں آٹا ۷ سیر چاول ۴ سیر۔ ماش کی دال ۶ سیر۔ مونگ کی دال ۵ سیر۔ چنے کی دال ۶ سیر۔ گھی ۳، چٹاک گوشت گیرہ ۵ سیر فروخت ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔

(۴) بعض لاہوری دوستوں نے ایک غلط افواہ اڑائی۔ خدا کی شان ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی خدا تعالےٰ نے گورنمنٹ عالیہ کے ذریعہ سے اسکی تردید فرمادی جسکو پڑھ کر ہمارے دوستوں کو سوائے ماتھا پکڑ کر بیٹھ جانیکے اور کوئی چارہ نہ سوجھا ہوگا۔ اگر پہلے ہی دور اندیشی سے کام لیا جاتا تو کیوں اسقدر شرمساری اٹھانی پڑتی۔

مشہور محب وطن مسٹر گوکھلے سی۔ آئی۔ ای ۱۹۔ فروری کو اپنے وطن پونہ میں دمہ کے عارضہ سے انتقال کیا۔ صاحب موصوف ایک مشہور و معروف محب وطن تھے۔ تعصب آپکے نزدیک تک نہ تھا۔ سیاسی آدمی تھے۔ آپ کی رائے بہت ہی پختہ ہوتی اور آپ کی تقاریر جامع اور متین ہوتی تھی۔ کئی دفعہ لارڈ کرزن نے آپ کی رائے کی داد دی۔ آپ نے ایک معمولی پروفیسر سے لیکر ایک عظیم ذمہ داری کے عہدہ تک ترقی کی۔ آپ کی وفات سے ملک اور کوئی ایسا ملکی لیڈر نظر نہیں آتا جو آپ کی جگہ کو پُر کر سکے۔

درہ دانیال پر یورش۔ صیغہ بحر اعلان کرتا ہے کہ غیر موزوں و طوفانی موسم ان دنوں درہ دانیال میں معرکہ آرائی سے مانع ہے ڈارڈنلز کے بیرونی قلعوں کو ۹ فروری کی گولہ باری سے سخت نقصان پہونچ چکا ہے

صیغہ پریس اعلان کرتا ہے کہ مسلح تجارتی جہاز کلن سیکنائن کا پتہ نہیں چلتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جہاز مذکور ۳ فروری کے بحری طوفان میں ضایع ہوگیا۔

متحدہ افواج کی کامیابیاں۔ آج سہ پہر کی مراسلت مظہر ہے کہ ادبیرالوسہر سوئیپ کے متصل چند کامیاب حملوں اور شمال پرتھس میں پیشقدمی کے سوا کوئی امر قابل اظہار نہیں

۲۵ فروری شام کی مراسلت سے مظہر ہوتا ہے کہ نزاوراین نامی دریاؤں کے مابین توپخانہ کی شدید جنگ ہوئی۔ جسکا نتیجہ ہمارے حق میں نکلا۔ شاہین بن شمال منسل میں ہمنے اور بھی ترقی کی۔ اور متعدد جوابی حملے پسپا کئے ہیوز کی بلندی پر ہمارے توپخانہ نے کئی حملے جرمن بیٹریوں (توپخانوں) کو خاموش کر دیا۔ مزید رپورٹ میں ایپارس میں ہماری کامیابی کو بغایت اہمیت دیگئی ہے اس جنگ میں دشمن کا بھی بہت سخت نقصان ہوا تھا۔ چنانچہ تھوڑے سے رقبہ میں ابتک چھ سو جرمن لاشیں پائی جاچکی ہیں۔ قیدیوں کا بیان ہے کہ جو دو رجمنٹیں اپنے مورچوں سے خارج کی گئیں ان کا تین ہزار سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے۔ ہم نے بولس ڈی بروئل اور جنگل اپریمونٹ میں ترقی کی۔

متحدہ سلطنتوں کے وسیع مسائل۔ مسٹر اسٹن چیمبرلین نے ہوس آف کامنز میں ایک قابل ذکر تقریر میں پیرس کی مالی کانفرنس کی تعریف کرتے ہوئے تحریک کی کہ بلجیم کیلئے مشترکہ قرض لینے کی بجائے خود بلجیم کو متحدہ سلطنتوں کی ذمہ واری پر قرض لینے کی بجائے خود بلجیم کو متحدہ سلطنتوں کی ذمہ داری پر قرض لینا چاہیئے۔ مسٹر لائڈ جارج نے جواب دیا کہ آئندہ کانفرنس میں متحدہ سلطنتیں تحریک ہذا پر خوشی سے غور کرینگی اور اس بارہ میں مسٹر چیمبرلین کے خیال کی تائید کی کہ متحدہ سلطنتوں کے ذرایع بغاوت وسیع ہیں کہ جنگ ہذا بجائے آدمیوں کے زیادہ جنگی ساز و سامان بہم پہنچانیکی لڑائی ہے۔ جرمنی سالہا سال سے جنگ کیلئے تیار ہو رہی تھی۔ مگر زمانہ متحدہ سلطنتوں کے موافق تھا۔ ہماری انواج محفوظ اور روپیہ دشمن سے بہت زیادہ ہے حصول فتح کیلئے متحدہ سلطنتوں کو بہادرانہ طور پر تمام قوت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

جرمن آبدوز کشتی پر گولہ باری پیرس میں سرکاری پریس ۲۴ فروری کو اعلان ہوا ہے۔ کہ ایک جہاز نے جو دویم زرخ فلوٹیلا سے متعلق تھا۔ شنبہ کو صبح کے ۱۰ بجے ایک جرمن آبدوز کشتی کا پتہ لگا اس پر گولے پھینکے۔ کشتی مذکور بولون کے متصل کیپ البرچ کے جنوب مغرب میں آٹھ میل کی مسافت پر سطح آب پر تھی۔ کشتی غوطہ مارنے سے پیشتر گولوں کا نشانہ بنی کشتی کے غائب ہونیکے مقام پر تیل بہتا ہوا پایا گیا۔

بھائی پرمانند۔ معلوم ہوا ہے کہ بھائی پرمانند صاحب ایم اے کو کل پولیس نے گرفتار کر لیا ہے جسکی ہنوز وجہ معلوم نہیں چند روز پیشتر انہی کی تاریخ ہند بحکم گورنمنٹ ضبط ہو چکی ہے۔

مزید جرمن قزاقی سیٹر ریٹو پرانہ جو بحیرہ روم کو جا رہا تھا اور سٹیمر ہر یالیوں جو نیو یورٹ روانہ ہوا تھا۔ ان دونوں کو تارپیڈو کا نشانہ بنا کر بیچی ہیڈ میں غرق کر دیا گیا جہازی بچا لئے گئے البتہ تین چینی جہاز ہر یالیوں پر مادہ آتشگیر کے پھٹنے سے ضایع ہوئے ٹائمز کا نامہ نگار ریپڑ گرپڑ رقمطراز ہے کہ جرمنی نے کچھ سیاہ مغربی محاذ سے مشرقی رقبہ جنگ میں منگوالی ہے اور اس وقت پچاس اسٹرو جرمن آرمی کور روسیوں کے مقابلہ پر ہیں۔

توقعات کی وابستگی۔ مبصرین لبرنار یو وجولا کے محاذ پر جنگ کی نسبت

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مولوی محمد مظفر الدین مالک و مہتمم چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شایع ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

دوست یہ پاک نظم اپنے بچوں کو یاد کرائیں!!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط

خدایا میں لیتا ہوں تیری پناہ — پناہ میں مجھے اپنی لے اے الٰہ
کہ شیطاں نہ مجکو ستائے کبھی — نہ تیری طرف سے ہٹائے کبھی
خدایا وہ دشمن ہے انسان کا — وہ راہزن ہے دین و ایمان کا
اطاعت سے تیری وہ بیزار ہے — اسی واسطے اس پر پھٹکار ہے
مجھے ایسے موذی سے یارب بچا — تو پنجے سے اس لعنتی کے چھڑا
وہ انسان کے اندر جو شیطان ہے — بدی اور شرارت کی اک کان ہے
جسے نفس سرکش ہیں کہتے سبھی — سدا کام اس کا بھی ہے راہزنی
برے کام کا حکم دیوے سدا — بھلائی سے ہر دم رہے روکتا
ہے پہلو میں دشمن وہ انسان کا — بدن میں وہ مظہر ہے شیطان کا
تو بھیجدے سے اسکے بھی مجکو چھڑا — پناہ میں مجھے اپنے لے ای خدا
صفات ملائکہ سے کر بہرہ ور! — پڑے مجھ پہ اوصاف حق کا اثر
تسلط نہ ہو مجھ پہ شیطان کا! — رہے جلوہ گاہ قلب رحمان کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

خدائے رحمان و رحیم کے نام سے شروع

ادب سے میں لوں پہلے اللہ کا نام — کہ پڑھنا ہے آگے خدا کا کلام
وہ اللہ کہ رحمت ہے جسکی بڑی — رہے فیض اس کا رواں ہر گھڑی
برے اور بھلے پر ہے رحم اسکا عام — جہاں فضل سے اسکے زندہ تمام
ہر اک جا ہے رحمت کا اسکی ظہور — ہے پھیلا ہوا ساری دنیا پہ نور
وہ چمکائے سورج بد و نیک پر — ہو باران رحمت کا سب پر اثر
نہ چمکے جو سورج کبھی مہر کا! — نہ پتے کا جگ میں ہے پھر پتا
خبر رکھے گبر و مسلمان کی — یہی شان رحمت ہے رحمان کی
ہے دنیا میں اللہ نے جو کچھ دیا — عوض ہے کسی کے نہ اعمال کا
یہ سب فضل ہے اسکا اور فیض ہے — عطا اس نے کی ہم کو ہر ایک شئے
دیا اس نے سب کچھ بلا بار عوض — مگر نیکیوں کا وہاں دے عوض
جو اللہ کا حکم ہیں یہاں مانتے — ہیں احسان خالق کو پہچانتے
وہاں مورد رحمت خاص ہوں! — وہی وارث جنت خاص ہوں
جو ہیں تابع حکم رب رحیم — وہ ہونگے سزاوار فضل عظیم

الحمد للہ رب العلمین ٥

سب خوبیاں اللہ کیلئے جو سارے جہان کا پروردگار ہے

سزا ہی کو زیبا ہیں سب خوبیاں — جو ہے ایک پروردگار جہان
اسی کے سہارے ہے ہر چیز کا — جہاں میں ہے قایم وجود و بقاء
وہ الہ زمین آسمان کا ہے رب — وہ خلاق سارے جہانکا ہے رب

الرحمٰن

عام رحمت والا -

وہ رحمت کا سرچشمہ اور کان ہے — بد و نیک پر اس کا فیضان ہے
وہ فیاض ہے مبدء خاص و عام — رواں فیض کا اسکے دریا مدام
وہ دنیا میں نیکو کبھی زرق دے — بروں پر بھی فیض اپنا جاری رکھے
وہ چمکائے سورج بد و نیک پر — ہے باران رحمت کا سب پر اثر

الرحیم

اور خاص رحمت والا

خدا کو جو رب اپنا ہیں جانتے — تہ دل سے حکم اس کا ہیں مانتے
جو اللہ کے ان پر احسان ہیں — وہ احسان مالک پہ قربان ہیں!
وہ ہوں رحمت خاص کے مستحق — وہاں جنت خاص کے مستحق
وہ حاصل کرینگے حیات ابد — انہیں کیلئے ہے نجات ابد-
قیامت کو اللہ کے مہمان ہوں! — وہی وارث فضل رحمان ہوں!
انہیں ہو بقائے الٰہی نصیب — رہیں وہ ہمیشہ خدا کے قریب

ملک یوم الدین ٥

روز جزا کا مالک و مختار -

مگر جو خدا سے یہاں دور ہوں — وہاں بھی وہ اللہ سے مہجور ہوں
جو ہیں اپنے مالک سے روگرداں رہے — ہمیشہ برائیوں پہ وہ خوش رہے!
نہ دیکھے گا رحمت سے ان کو خدا - — وہ بیشک ہے مختار روز جزا
بھلائی برائی برابر نہیں — جزا چاہیئے ان کی ملنی کہیں
وہ اک روز ہوگا بیشک ضرور — جہاں پیش ہونگے خدا کے حضور
وہ دیگا جزا سب کو اعمال کی — برائی بھلائی کسی نے جو کی!
ہیں دنیا میں گو اور بھی بادشاہ — پر اس روز ہوگا وہی بادشاہ
وہ بیٹھے گا وہاں تخت انصاف پر — تجلائے فری سے ہو جلوہ گر!

ایاک نعبد و ایاک نستعین ٥

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں!

خدایا تجھی کو ہیں ہم پوجتے — مدد مانگتے ہیں تیری ذات سے
تو ہی ہے عبادت کو لایق خدا — تیرے ہی ہیں ہم اور ہمارے قوی
کیا مہربانی سے پیدا ہمیں! — عطا کی ہیں تو نے ہی سب طاقتیں
نہ ساتھی ہو توفیق تیری اگر — تیری بندگی کر سکے کب بشر
سو کر ہم کو توفیق یارب عطا — دل و جان سے تجکو پوجیں سدا

اھدنا الصراط المستقیم ٥

ہم کو سیدھی راہ دکھا

دکھا ہم کو یارب رہ مستقیم! — ہمیں راہ حق پر چلا اے کریم!
رہے استقامت پہ قایم رہیں — نہ پھسلے کبھی پا تیری راہ میں

صراط الذین انعمت علیہم ط

ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا فضل ہوا

تو ان پاک لوگوں کا رستہ دکھا — کہ جنپر سدا فضل تیرا ہوا۔
وہ راہ جو تیرے پاک نبیوں کی راہ — شہیدوں کی اور خاص ولیوں کی راہ
وہ راہیں چلے جس پہ وہ پاک لوگ — سبھی مومن اور اہل توفیق لوگ
اسی راستہ کی ہے تجھ سے طلب — چلیں ہم راہ پر سب کے سب

غیر المغضوب

ان کی نہیں کی - جن پر تیرا

علیہم ط

غضب ہوا-

نہ ان کی ہمیں راہ دکھا اے خدا — غضب تیرا جنپر ہمیشہ ہوا،
جو کرتے ہیں تیری رضا کی خلاف — اٹھے ہیں ہمیشہ خدا کے خلاف
نہ پیدا ہوں ہم میں صفات یہود — نہایت ہے بے حکم ذات یہود
خدا کی کتابوں کی تحریف کی — فسانہ کہانی کی تعریف کی
دیا جان سے پاک نبیوں کو مار — اطاعت تیری ان کو تھی ناگوار!
ہمیشہ تیری ان پہ پھٹکار ہے
رہا تو غضب اور بیزار ہے

ولا الضالین ٥

اور نہ گمراہوں کی

نہ ان کی ہمیں راہ دیکھا اے الٰہ — سرے سے گئے بھول جو راستہ
بنایا کچھ اور مانتے ہیں کچھ اور — بدل کر ہوئے ان کے اور ہی طور
ہے کہہ دی انہوں نے وہ انجیل ہی — جو تیری جانب سے نازل ہوئی

ایک ضروری اطلاع :- خریداران نور کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ نور کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش فرماویں

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نور کا نیا پروگرام !!!

ایک ضروری عرض

دوست اس مضمون کو غور سے ملاحظہ فرمائیں اور اپنی قیمتی رائے سے خاکسار ایڈیٹر نور کو مستفیض کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

پیارو! جس وقت میں نے اخبار کو پندرہ روزہ سے ہفتہ وار کیا تھا مجھے یہ پوری پوری توقع تھی کہ اخبار کی اشاعت پہلے سے اگر دگنی نہیں تو ڈیوڑھی ضرور ہو جائیگی اور میں کسی نائب ایڈیٹر کے انتظام کو بعد شدہ اور یوپی وغیرہ میں دورہ کر کے نانک پنتھیوں کو ان کے گورو کا حقیقی مارگ بتلا کر کلمہ طیبہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سے مستفیض کرونگا اور اسی طرح راجپوتانہ وغیرہ میں دورہ کر کے رام سنگھ اور بھوپ سنگھ اسماء والے مسلمانوں کو محمد عبداللہ۔ اور عبدالرحمن بنا دیگا۔ اور دوسری طرف سکھوں نے جو قرآن کریم کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کیا ہے۔ سکھوں کے سامنے قرآن کریم کا گورمکھی میں صحیح ترجمہ پیش کر کے انہیں قرآن شریف کی خوبیوں سے بہرہ ور کر دیگا۔ مگر اس وقت میری حیرانی اور پریشانی کی کوئی انتہاء نہ رہی جب میں نے نور کو پندرہ روزہ سے ہفتہ وار کرنے پر ہی اس امر کو محسوس کرنا شروع کر دیا کہ نور کی اشاعت ایک انچ آگے نہیں بڑھی ہفتہ وار میں محنت اور خرچ ڈبل سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ..... قادیان ایک گاؤں ہے یہاں مطبع کیلئے ذرا ذرا سی چیز کے واسطے امرتسر اور لاہور دوڑنا پڑتا ہے ۴ر کی چیز یہاں چار روپیہ کو پڑتی ہے یہ تو خرچ کا حال رہا۔ اور آمدنی پہلے سے بھی کم ہو گئی۔ دوسری طرف میں اپنے مسلک اور پروگرام سے بھی دور پھینکا گیا۔ میرا منشاء تھا کہ یوپی اور بندہ اور راجپوتانہ میں چکر لگا کر توحید کا نعرہ بلند کرتا جس پیالے اسلام کے آبحیات سے میں خود شیریں کام ہوا اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس امرت کے پیالہ سے تشنگی دور کرتا۔ ہندوستان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے اول نانک پنتھیوں میں یوپی اور بندہ میں کام کی بہت ضرورت ہے دوم راجپوتانہ میں رام سنگھ اور بھوپ سنگھ اسماء والے مسلمانوں کی کمی نہیں ہے سوم اچھوت اقوام میں اس سے بھی زیادہ تبلیغ کا میدان وسیع ہے۔ آریہ۔ اور عیسائی اچھوت اقوام میں پرچار اور تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اور انہوں نے اس میں بہت فائدہ اٹھایا۔ اس وقت آریوں کی تعداد جو لاکھوں تک پہونچ چکی ہے اس میں اچھوت اقوام کا زیادہ حصہ ہے اسی طرح سے عیسائیوں کی تعداد جو کروڑوں تک پہنچ چکی ہے یہ زیادہ تر اچھوت اقوام کی ہی برکت ہے مگر مسلمان اس فرض اولے سے خاموش اور بے پرواہ ہیں اور انکی کنجوسی اور بخیلی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ وہ ہرگز نہیں چاہتے کہ اس منور اور بے لاگ اور بے نظیر اتم اور اکمل مذہب سے کوئی اور شخص بھی مستفیض ہو۔ توبہ توبہ اس بخل کی بھی کوئی حد ہے۔ ورنہ قرآن کریم میں توحید۔ بے نظیر مساوات اٹل قوت جاذبہ غضب کی۔ گویا اسلام ہر پہلو سے اکمل اور اتم ہے اور لوگ ایسے مذہب کے چوہاں اور دلدادہ ہیں مگر افسوس کہ ہمنے ابھی تک اس فرض اولی کیطرف قطعاً خیال نہیں کیا نام کو تو سینکڑوں نہیں تو سبیسیوں انجمنیں ہونگی جنکے پیچھے حمایت اسلام اور اشاعت اسلام وغیرہ کے دم چھلے لگے ہوئے ہیں مگر ابھی تک توجہ اس ضروری مقصد کیطرف کسی نے بھی نہیں کی۔ سکھوں نے قرآن کریم کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کیا۔ مگر کسیکا دل نہ پسیجا کہ اس ضروری اور لازمی فرض کی طرف بھی توجہ کیجاوے۔ ہر ایک اپنے اپنے حال میں مست ہے۔ اس قرآن کریم کے غلط ترجمہ نے گورمکھی دان پبلک میں جو قرآن کریم کے متعلق غلط فہمی پیدا کی ہے وہ کسی ایسے مسلمان سے جا کر پوچھئے۔ جسے رات دن سکھوں میں رہنے کا اتفاق ہو کہ سکھ اس غلط ترجمہ قرآن کریم کی آڑ لیکر کس طرح مسلمانوں کا منہ چڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کیا باوا نانک اس قرآن شریف پر ایمان لایا تھا۔ اور اس قرآن شریف کو مان کر مسلمان ہوا تھا۔ مگر ہم میں سے کتنے ہیں جنکے دل قرآن شریف کے صحیح گورمکھی ترجمہ کے پیش کرنے کے لئے پسیجے ہیں۔ خاکسار ایڈیٹر نور تقریباً تین سال سے اسکے متعلق واویلا اور شور و غوغا مچا رہا ہے۔ مگر سوائے ایک دو بہی خواہان ملت کے اور کسی نے اس ضروری فرض پر کان نہیں دھرا۔ اگر مجھے ہفتہ وار اخبار کا جھمیلا نہ ہوتا۔ تو میں ضرور بفضل ایزدی اس وقت تک قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ مکمل کر چکتا مگر ہفتہ وار اخبار کے بوجھ سے سر کھجلانا مشکل ہے اور پھر خصوصاً اس حالت میں جبکہ خود ہی ایڈیٹر ہو خود ہی مینجر اور خود ہی محرر وغیرہ بھی تو مشکلات کا بوجھ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اگر دوست نور کی توسیع اشاعت کیطرف کچھ بھی توجہ فرماتے تو میں کوئی نائب ایڈیٹر کا انتظام کر کے اپنے آپ کو قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ پر لگا دیتا۔ مگر

..... آنچہ ما پنداشتیم !

اگر اس حالت میں میں اپنے آپ کو قرآن کریم کے ترجمہ پر لگا دوں تو یقیناً سمجھو کہ میں ہفتہ وار اخبار کا ایڈیٹر رہ کر نہ ہی تو اخبار ہی باقاعدہ لوگوں کو پہونچا سکتا ہوں اور نہ ہی قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ ہی کر سکتا ہوں۔ کام ایک ہی ہوگا یا ترجمہ یا ہفتہ وار اخبار کی ایڈیٹری۔ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ شدید محنت کو چاہتا ہے۔ ہر ایک آیت شریف کے متعلق حضرت باوا صاحب کا قول۔ گرنتھ جیسی ضخیم کتاب اور جنم ساکھی کلاں جیسی پتک سے نکالنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک ایک آیت شریفہ کے متعلق شلوک ڈھونڈھنے میں ہزارہا اوراق اولٹ پلٹ کرنے پڑیں تو ایسی شدید محنت کیساتھ میں دوستوں کو ہفتہ وار اخبار باقاعدہ کہاں دیسکتا ہوں۔ ہفتہ وار اخبار دوں یا قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ کروں۔ بات ایک ہی ہو سکتی ہے۔ دونوں ہونے سے رہیں۔

رہا نائب ایڈیٹر کا سوال تو اخبار کی موجودہ اشاعت پر خاکسار ایڈیٹر نور ایک ماہ کیلئے بھی نائب ایڈیٹر کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ میں نائب ایڈیٹر کے لئے کسی پر بارے خاطر ہونا چاہتا ہوں۔ البتہ کوئی اپنی خوشی سے اعانت کرے تو الگ امر۔ ورنہ میں کسی پر ایک آن واحد کیلئے بھی بوجھ ڈالنا پسند نہیں کرتا اور نا ہی میں کم پرچے دیکر ناظرین سے پوری قیمت وصول کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کبھی بھی حلال بابرکت اور طیب نہیں ہوتا بعض دوستوں نے مشورہ دیا ہے کہ جب تک قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ رہے۔ تب تک اخبار بجائے ہفتہ وار کے پندرہ روزہ کی صورت میں شایع ہو۔ ریٹرنگ میٹر انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ وار کی برابر ہی ناظرین کو دیا جائیگا۔ جب تک قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ مکمل نہ ہو پندرہ روزہ شایع ہو اور صرف دو روپیہ عا سالانہ قیمت مقرر کیجائے مضمون بھی اضافہ کیا جاوے۔ مذہبی اخبار ہے۔ پندرہ روزہ کی صورت میں اسکے مضامین پر کوئی برا اثر نہیں پڑ سکتا۔ مذہبی مضامین ہر وقت تازہ ہیں خواہ وہ ہفتہ وار کی صورت میں شایع ہوں یا پندرہ روزہ کی حالت میں ایک سال تک یہ صورت رہیگی۔ امید کہ انشاء اللہ تعالیٰ سال کے بعد ترجمہ ختم ہو جاویگا۔ اسکے بعد پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ وار کیا جائیگا۔ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ بھی ایک دینی کام ہے اور ہفتہ وار اخبار بھی ایک دینی کام ہے میں تو کارندہ اور بطور مزدور کے یہ کام کر رہا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

KIU GEAT LIBRARY

کہ خدا نے میرے ذمہ اس دینی ڈیوٹی کو ڈالا۔ اور کہاں یہ دینی کام جیسی نعمت بے بہا۔

بہرحال میں ایک مزدور ہوں جسطرح دوست مجھے ارشاد فرماویں میں اس پر تعمیل کرنیکے لئے حاضر ہوں۔ سب دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس ضروری اور اہم سوال کے متعلق اپنی اپنی آراء سے خاکسار ایڈیٹر نور کو مستفیض فرماویں۔ اور اسکے بعد۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔ انشاء اللہ تعالےٰ کثرت رائے پر فیصلہ کیا جائیگا۔

قرآن شریف کے گورمکھی کے غلط ترجمہ سے سکھ کسطرح ناجائز فائدہ اوٹھا رہے ہیں

بیچارہ ایڈیٹر خالصہ سماچار

خاکسار ایڈیٹر نور کو غلطی سے چیلنج تو دے بیٹھا۔ مگر پچھلے پرچہ کی ۸ صفحات کے مضمون نے بیچارے ایڈیٹر سماچار کو بالکل پریشان کر دیا۔ اب وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہمارے پرچے کسی غیر سکھ کے پاس بھیجدو ہمنے ایسا چیلنج نہیں دیا جیسا آپ کہہ رہے ہیں اگر ایڈیٹر صاحب سماچار پہلے ہی غور سے کام لیتے تو آج انہیں اپنا چیلنج اس مایوسی سے واپس نہ لینا پڑتا؟ خیر خود کردہ را علاج نیست

مگر آگے چلکر خالصہ سماچار کے ایڈیٹر نے اندھا دھند گورمکھی کے اس غلط ترین ترجمہ سے حوالے دیکر اپنے سینہ کا دفینہ نکالنے کے لئے۔۔۔۔۔ مسلمانوں کا منہ چڑانا شروع کیا ہے ہم ایڈیٹر سماچار کے اس سلسلہ کو ختم کرنے کے۔۔۔۔۔ بعد انشاء اللہ قرآن شریف کی بیّن اور واضح تعلیم پیش کریں گے اور ساتھ ہی اس کے ذراشری گرنتھ صاحب کی روحانیت سے بھی ایڈیٹر سماچار کو پہرہ اندوز کرینگے!!

بہرحال کچھ بھی ہو یہ ایک قابل غور سوال ہے کہ سکھ قرآن شریف کے اپنے کئے ہوئے غلط ترجمہ سے کیسا ناجائز فائدہ اوٹھا رہے ہیں ہم کب تک خصوصاً دل سے قرآن شریف پر اسطرح غلطاً عتراضات کو سنتے رہینگے اور ہم کب خواب غفلت سے بیدار ہو کر قرآن شریف کا صحیح ترجمہ گورمکھی دان سکھوں کے سامنے پیش کرینگے آہ آخر سستی کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے۔

سکھ تو قرآن شریف کا گورمکھی غلط ترجمہ کر کے مسلمانوں کا منہ چڑائیں اور مسلمان خواب غفلت میں پڑے رہیں۔

یاران تیز گام نے محمل کو جالیا!
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

سلسلہ احمدیہ کے اندرونی اختلافات کے اسباب اور قول الفصل پر ایک نظر

عین ایام جلسہ میں ایک

دوست نے ہمیں جناب خواجہ صاحب کا تحریر کردہ رسالہ (اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب) ہمیں پڑھنے کو دیا اور تاکید کی کہ اسے ضرور پڑھیں۔ ہم نے جلسہ کے بعد اس رسالہ کو کمال غور اور ٹھنڈے دل سے مطالعہ کیا۔ اسکے بعد ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح کی ندرت قلم سے لکھا ہوا اسکا جواب القول الفصل کو بھی کمال غور و خوض سے پڑھا۔ واقفکار لوگ خوب جانتے ہیں کہ خدا نے محمد یوسف کو مطمئن قلب بخشا ہے۔ اگر کوئی دھڑا بندی سے الگ اور خالی الذہن ہو کر دونوں رسالوں کو پڑھیگا تو اس کا دل بیساختہ یہ پکار اٹھیگا کہ بیشک ہمارا آقا اور مرشد ہونیکے قابل پیارا محمود ہی تھا۔ رسالہ کیا ہے ایک حقایق و معارف کا خزانہ اور موجودہ جھگڑے کے متعلق ایک فیصلہ ہے رسالہ کے حرف حرف سے تائید ربی کا ثبوت ملتا ہے۔ رسالہ کیا ہے ایک بجلی کی طاقت ہے۔ جسکے پڑھنے سے مردہ دلوں میں بھی ایک زندگی بخش تازگی آجاتی ہے لاریب یہ رسالہ ایمانداروں کے ایمانوں کو تازہ کرنے والا اور دور افتادوں کو نزدیک لانیوالا ہے۔ میں اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کی خدمت میں کمال خیر خواہی سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے ایک دفعہ ٹھنڈے دل سے خالی الذہن ہو کر اس رسالہ کو پڑھیں تو انشاء اللہ حق کھلجائے گا پیارو زندگی کے دن تھوڑے ہیں آخر ایک دن ہمنے اس احکم الحاکمین کے سامنے جانا ہے جسجگہ اعمالوں کو وزن کیا جائیگا اور کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے کام نہ آئیگا۔ قرآن شریف کی اس آیہ کریمہ پر غور کر لیجئے۔ واتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئاً ولا یقبل منھا شفاعۃ ولا یوخذ منھا عدل ولا ھم ینصرون ؕ

تو پھر کیوں ہم دوسروں کی خاطر اپنے باغیچہ میں کانٹے بوئیں۔ میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہا ہوں اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے مجھے پوری پوری توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ وہ وقت قریب ہے جب بچھڑے ہوئے بھائی ہمارے گلے لگ جائینگے۔ وہ خدا جو پتھروں سے چشمے جاری کرتا ہے وہ خدا جو ریت کے ذرات سے سونا پیدا کرتا ہے وہ خدا جو پانی سے موتی اور پہاڑوں سے لال دیتا ہے۔ وہ خدا جو دلوں کی مرہم ہے۔ اسکے آگے ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے ملا دینا کونسی بڑی بات ہے۔ آؤ ہم سب ملکر دعا کریں کہ ہمارے بھائی جلد ہمارے گلے آملیں۔

پیارو حضرت خلیفۃ المسیح فضل و عمر رضؓ کی تحریر سے ہم ایک بیظیر سبق حاصل کرتے ہیں۔

آپ کی تحریر میں کمال کی نرمی اور غضب کی قوت جاذبہ ہے حضور پر نور کی تحریر ہمارے ان دوستوں کیلئے ایک اسوہ حسنہ ہے جو دشمنوں کو چھوڑ دوستوں کیساتھ اور مخالفوں کو چھوڑ موافقوں کیساتھ بھی کوئی خیالی بدلہ لینے کے لئے ان کے قلوب کو مجروح کرنیکے واسطے

رحم اور نرمی کو کام میں نہیں لاتے آہ

شنیدم کہ مردان راہ خدا ⁂ دل دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام ⁂ کہ با دوستانت خلافت جنگ

محکمہ ڈاک کے توجہ کے قابل

اس سے پہلے تین چار دفعہ خاکسار ایڈیٹر نور سررشتہ ڈاک کو توجہ دلا چکا ہے کہ بفضل ایزدی قادیان دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ ایک قت کی ڈاک یہاں کے بڑھتے ہوئے کاروبار کیلئے کافی نہیں ہے۔ دو ہفتہ وار اخبار ایک ہفتہ میں سہ بار۔ دو ماہواری رسالجات اور پھر قادیان چار لاکھ کی جماعت عظیمہ کا مرکز۔ اور سنٹر ہے۔ یہاں کم از کم دو وقت صبح اور شام ڈاک کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اب معزز ہمعصر الحکم نے بھی اس ضروری امر کے متعلق قلم کو جنبش دی ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کے لفظ لفظ اور حرف حرف سے اتفاق کرتے ہوئے اس ڈویژن کے اچھے منتظم سپرنٹنڈنٹ صاحب کی توجہ کو خصوصیت سے اس ضروری امر کیطرف مبذول کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد قادیان میں ڈاک کا دو دفعہ انتظام فرما کر قادیان کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر کے ہم لوگوں کو شکریہ کا موقعہ دیں۔

کیا مذہب گالیاں سکھلاتا ہے

آجکل کوئی دھرم ویر نامی کانپور میں مسلمانوں کے خلاف اپنی فحش کلامی اور دریدہ دہنی کا ثبوت دے رہا ہے یہ ذات شریف مسافر آگرہ کا کوئی چیلا چانٹا معلوم ہوتا ہے۔ اگر مسلمان چاہتے تو اینٹ کا جواب پتھر دے کر اس منہ پھٹ کو خاردار لگام دیسکتے تھے۔ مگر مسلمان جو بالطبع امن اور آشتی پسند واقعہ ہوئے ہیں۔ انہوں نے اینٹ کا جواب پتھر سے گریز کر کے داد کیلئے گورنمنٹ کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ مذہب شانتی اور صلح کے لئے ہے جو مذہب یہاں شانتی میں نہیں رہ سکتا وہ پرلوک میں کیا خاک فائدہ دیگا۔ ضرورت ہے کہ آریہ اپنے مشنک اب سخت کلامی کو چھوڑ کر نرمی اور محبت کی شرن لیں

حلوہ خوردن را رو باید

سرکار والا تبار ہمیشہ عربی اور سنسکرت کیلئے حقدار طلباء کو وظائف دیکر ولایت میں تحصیل علم کیلئے بھیجا کرتی ہے اب مسافر آگرہ کا ایڈیٹر اپنی پاٹھ شالہ کے تعلیم یافتہ مسٹر مہیش پرشاد کو یہ وظیفہ دلوانا چاہتا ہے چہ خوب۔ مسٹر مہیش اور عربی کا وظیفہ کیوں نہ۔ آپلے میں رجی "پچی" آپلے میرے بچے جیون رے

پہلے ذرا مسٹر مہیش چندر احمدیہ مدرسہ کے چوتھی جماعت کے طلبا

کے ساتھ ہی عربی میں مقابلہ کر کے تو دکھائیں پھر عربی وظیفہ کے خواب دیکھیں

نور کا آئندہ پروگرام کیا ہونا چاہیئے

کی سرخی والا مضمون دوست غور سے ملاحظہ فرماویں پھر اس کے نتیجہ سے متمتع فرماویں۔ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ اور یوپی اور سندھ وغیرہ میں تبلیغ کے اہم سوالات درپیش ہیں دوسری طرف اخبار کے ہفتہ وار کا بوجھ۔ ان سب کاموں سے دور رکھنا چاہتا ہے۔ سو جن دوستوں نے مشورہ دیا ہے کہ چونکہ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ شدید محنت کو چاہتا ہے۔ اس لئے جب تک قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ مکمل نہیں ہوتا اخبار کو بجائے ہفتہ وار کے پندرہ روزہ کی صورت میں تبدیل کر دیا جاوے۔ مذہبی مضمون اگر آج یا دس روز بعد بھی شایع ہوں تو ہر حالت میں تازہ ہیں ہفتہ وار اخبار بھی ایک دینی کام ہے اور قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ اور یوپی اور سندھ وغیرہ میں تبلیغ کا کام کرنا بھی دینی کام ہے۔ میں تو ایک مزدور اور خادم دین ہوں۔ دوست اس اخبار کا لیڈر ملاحظہ فرما کر اپنی قیمتی رائے سے بہت جلد مطلع فرماویں تاکہ آئندہ ماہ سے اس پر عملدرآمد کیا جاوے۔

پنجاب پریس کی قابل رحم حالت

پنجاب پریس میں جو حسد اور جلن کی آگ اپنا کام کر رہی ہے کچھ تعجب نہیں کہ وہ ایک دن تمام کو دگھن کر کے چھوڑے گی۔ ہم بیگانے اخبارات کے اقتباس تو اپنی اخبارات میں بڑی خوشی سے دیتے ہیں مگر کوئی اپنا اخبار خواہ اس سے زیادہ بھی کیوں نہ مصالحہ ہم بھیجائے خواہ اس کا اقتباس کیسا ہی ضروری کیوں نہ ہو کیسا ہی مفید کیوں نہ ہو۔ ہم اپنے اخبار میں اس کا نام لینا گناہ اور کبیرہ گناہ خیال کرتے ہیں۔ بلکہ وقتاً فوقتاً ایسے ذرایع اختیار کئے جاتے ہیں۔ جو اپنے ہمسایہ اخبار کے نقصان کا موجب ہوں۔ مشرق میں یہ ایک فلاسفی چلی آتی ہے کہ ہر ایک انسان اپنی قسمت کا وارث ہے۔ مگر بعض لوگوں میں حسد و جلن اس حد تک تجاوز کر چکی ہے۔ کہ وہ قانون قدرت کو اپنے پاؤں تلے روندنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے جہالت دور ہونے کیلئے ایک وقت درکار ہے

یہ آٹا دن بدن گراں ہو جا رہا تھا

صحیح ہے کہ اس وقت غلہ سوداگر کو نہیں جاتا مگر خدا جانے کیا ستم تھا کہ پھر بھی دن بدن گراں اور گراں ہوئے جا رہا ہے۔ ایک طرف عالمگیر جنگ نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ دوسری طرف یہ قحط بھی اوسط طبقہ و غربا کیلئے ڈائن ثابت ہوا ہے۔ جس کنبہ دار کی آمدنی ۵۰-۶۰ روپیہ ماہوار ہو بتلایئے وہ ۶ سیر آٹا سے کتنوں کا پیٹ بھر سکتا ہے مگر اس پر بھی غضب یہ ہوا ہے کہ یوروپین سوداگران غلہ کے ایجنٹوں نے ابھی سے نئے غلہ کیلئے ۱½ روپیہ من کا سودا کر لیا تھا جس سے یہ صاف ظاہر اور واضح ہے کہ کھیتی کے پکنے پر بھی ۸ سیر بجٹ بصد مشکل آٹا ملتا۔ گورنمنٹ عالیہ نے گرانی غلہ کی نسبت جو قانون پاس کیا ہے۔ اب اس کے عمل درآمد کی ضرورت ہے ہندو بھائیوں نے اچھا کیا کہ اپنے غریب بھائیوں کیلئے قحط فنڈ کھول دیا ضرورت ہے کہ مسلمان بھی جنگی ہمدردی کی لہر سات سمندر پار کو دکر بھی جا پہونچتی ہے۔ وہ اپنے گھر کے بھائیوں کو جو مارے قحط کے دم توڑ رہے ہیں کی خبر لیں۔ الحمد للہ کہ اب گورنمنٹ کی توجہ سے حالت روبہ اطمینان ہے

ڈاکوؤں کی کثرت

ایک طرف قحط غریب غربا کا ناک میں دم کر رہا ہے۔ دوسری طرف ان نامراد ڈاکوؤں نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ علی پور۔ بنوں۔ چالندھر۔ رنگ پور۔ چھبہ۔ کپورتھلہ۔ بنگال وغیرہ میں ڈاکوؤں کی وارداتیں ظہور میں آئی ہیں۔ خصوصاً موضع چھبہ میں جس بے رحمی سے ڈاکوؤں نے اپنا کام کیا اور جس بے رحمی اور بے ترسی سے ساہوکار کا گلا کاٹا اس کے سننے سے ہر ایک ششدر رہ جاتا ہے۔ گورنمنٹ ڈاکوؤں کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ اب پولیس اس وبا کو ملک سے دور کرنیکے لئے بہت جلد کامیاب ہوگی۔

KHILAFAT LIBRARY

سکھ ہندوؤں کیطرح گوپرست نہیں ہیں

ہم اس امر کو کئی دفعہ آشکارہ کر چکے ہیں۔ کہ سکھ ہندوؤں کیطرح گوپرست نہیں ہیں۔ سکھ مذہب میں گائے کی وہی درجہ رکھتی ہے جو دوسرے مویشیوں کا ہے چنانچہ سکھوں کا اکلوتا اردو اخبار اپنے ۱۰ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ سکھ ہندوؤں کی طرح گوپرست نہیں ہیں۔" علاوہ اس کے جس جگہ گائے کے گوبر سے چوکا وغیرہ کیا جاوے سکھ اسے پرشٹ سمجھتے ہیں۔ اور وہاں کوئی کھانا نہیں پکاتے۔ اور یہ رسم ست گوروں سے ہی چلی آتی ہے ربت نامہ بھائی چوپا سنگھ وغیرہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سکھوں میں گائے کی وہ عزت نہیں جو عام ہندوؤں میں ہے۔

گورکھپور کی انجمن اسلامیہ سوتی ہی یا جاگتی

بڑے دنوں کی تعطیلوں میں گورکھپور کی انجمن اسلامیہ نے بڑے زور و شور سے اپنا سالانہ جلسہ کیا۔ سالانہ جلسہ میں دور دراز سے مولوی صاحبان بھی بلائے گئے۔ تو رات پلاؤ ہضم کرنیکے لئے مولوی صاحبان نے دھواں دھار تقریریں بھی کیں۔ اور زمین و آسمان کے قلابے بھی خوب ملائے مگر اس کا جو نتیجہ ہوا وہ ۲۳ ماگھ کے آریہ گزٹ کے ایک مضمون سے ظاہر ہے۔ اس سے چوتھے پانچویں روز ہی۔ دین محمد۔ اور دین علی۔ اور ایک اور تین مسلمانوں کی شدھیاں آریہ سماج کے مندر میں منائی گئیں۔ گورکھپور کی اسلامیہ انجمن کے سالانہ جلسہ اور مولوی صاحبان کے دھواں دھار تقاریر کا کیسا عمدہ اثر ہوا۔ آہ افسوس اسی طرح سے یرکاش میں ابھی چھپا۔ کہ سہارنپور میں ایک تعلیم یافتہ مسلمان ڈاکٹر کی شدھی کیگئی۔ معلوم نہیں کہ مقامی انجمنیں کس مرض کی دوا ہیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ جو مسلمان آریہ سماج میں جاتا ہے وہ محض اپنے مذہب اور عقیدہ سے ناواقفیت کے باعث۔ ورنہ کہاں اسلام اور کہاں آریہ مذہب ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا!

کیا مقامی انجمنوں کے کارندوں کا یہ فرض نہیں کہ وہ ان بھولے بھٹکے مسلمانوں کو دین مبین کے اصولوں سے آگاہ کریں۔ اور ارتداد میں گرتی ہوئی ارواح کو بچالیں۔ یہ مت سمجھو کہ دو چار مسلمانوں کے جانے سے کیا ہوتا ہے یہ احساس برباد کن ہے اگر آج نہیں تو کچھ سال بعد اس کا بھیانک نتیجہ ضرور بھگتنا پڑیگا۔

عبدالرحمن سے رام چند کسطرح بنا

ہم یہ آئے دن رونا روتے رہتے ہیں کہ خدا کے لئے نومسلموں کو انسان سمجھو اور ان کے ساتھ برادرانہ سلوک کرو۔ ان کے نرم قلوب کو اپنے ڈامن کے نازک مگر نکمیلے بولوں کی ٹھوکروں سے ٹکڑے ٹکڑے نہ کرو۔ وہ گھر اور بار چھوڑ کر آپ کے دروازوں پر آکر گرتے ہیں۔ اور ان لوازمات اور تقاضوں کا تم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ جس سائن بورڈ کو تم لوگوں کو دکھلا کر اسلام کی صداقت کا گرویدہ بناتے ہو۔ مگر تمہاری ہمدردی تمہاری اخوت تمہاری مہربانی یا زبانی جمع خرچ صرف اسی وقت تک ہے جب تک کوئی رام سنگھ سے عبدالرحمن نہیں بنتا۔ جونہی عبدالرحمن بنا نہیں؟ اور آنکھیں بدلنی شروع ہوئیں نہیں۔ ایک عبدالرحمن نامی نومسلم قادیان میں کچھ عرصہ رہا۔ آدمی نیک اور پاک خو تھا۔ قرآن شریف پڑھنا چاہتا تھا۔ مگر کوئی سبیل پیدا نہ ہوئی۔ لنگر خانہ کی روٹیوں پر ایک غیور نومسلم زیادہ دیر کیلئے نہیں بیٹھ سکتا۔ آخر اس نے حلوائی کی دوکان نکالی جو ایک یا دوسری وجہ سے چل نہ سکی۔ ادھر دوکان وغیرہ کے نکالنے سے قرضہ ہو گیا آخر باہر اپنے روزگار کے لئے نکلا۔ آج یہ بھیانک اور چونکا دینے والی خبر ہمارے کانوں پہنچتی ہے کہ وہ آریہ بنگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہماری غفلت خدا جانے ابھی ہمیں کیا کیا رنگ دکھلائیگی۔

امتناع فروخت شراب کا تجربہ

گورنمنٹ پنجاب نے تجربہ کے طور پر ہیاکھی اور دیوالی کے موقعہ پر خاص شہر امرتسر میں شراب کی دوکانیں بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یقین واثق ہے کہ اس تجربہ میں کامیابی ہوگی اور امتناع فروخت شراب سے نتائج حسنہ مترتب ہونگے تحقیقات جدیدہ سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ شراب ام الخبائث اور جماع الاثم ہے اسی بنا پر مہذب و متمدن اقوام امتناع تجارت شراب میں ساعی و سرگرم ہیں۔ چنانچہ پیٹروگراڈ دارالخلافہ روس میں ایک سرکاری حکم بدیں مضمون نافذ کیا گیا ہے کہ آئندہ الکحل سے طیار ہونے والی کسی قسم کی شراب جس میں بیر بھی شامل ہے۔ فروخت نہ کی جاوے۔ اول درجہ کے ہوٹلوں اور کلبوں میں بھی آئندہ شراب فروخت نہ ہونے پائے گی۔ امتناع مے فروشی سے زمانہ جنگ میں بھی روس میں حیرت انگیز ترقی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ روسی وزیر مال نے بجٹ کیساتھ ایک بیان منسلک کیا ہے۔ جسکا ماحصل یہ ہے کہ موجودہ خلفشار کے باوجود اہل روس حیرت انگیز ترقی کر رہے اور مختلف قسم کے نقصانات کی تلافی کر رہے ہیں۔ اسکی وجہ زیادہ تر امتناع فروخت مسکرات بیان کی جاتی ہے۔ روس کے بعد فرانس نے بھی شرابخانے بند کر دیئے ہیں۔ صرف شراب ہی نہیں بلکہ فرانس میں ہر قسم کے منشی اشیاء کے فروخت کرنے کی قطعی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اب کسی دوکان پر یہ چیزیں فروخت نہ ہو سکینگی۔ پریسیڈنٹ فرانس اس حکمنامہ پر دستخط ثبت کر چکے ہیں۔ جس کے رو سے اب فرانس میں شراب ہرگز نہ بک سکے گی۔ غرکہ جب یوروپ جیسے سرد ممالک میں شراب کا نقصان محسوس کر کے ممانعت مے نوشی کے احکام نافذ کئے جا رہے ہیں تو ہندوستان میں جو نسبتاً بہت گرم ہے۔ شرابخواری کے کیسے نتائج سیئہ مترتب ہو رہے ہونگے۔ اس بنا پر یہاں امتناع مے فروشی کی کیسی اشد ضرورت ہے۔ اس میں ذرا بھی شائبہ شبہ نہیں کہ جب تک مے فروشی کی دکانیں قطعی بند نہ ہوں اصلاح محال ہے

اہل بلجیم کی علو ہمتی

جو بلجین لیڈر اس وقت انگلستان میں مقیم ہیں اور میونسپل کمیٹیوں کے ممبر یا فن تعمیر کے ماہر ہیں۔ اس امر پر غور و خوض کر رہے ہیں کہ جنگ کے اختتام پر جب وہ اپنے ملک میں دوبارہ داخل اور اس پر قابض و متصرف ہوں تو دیار و امصار کی تعمیر و آبادی کا ڈھنگ کیسے ڈالنا چاہیئے۔ ان کی خواہش ہے کہ جدید بلجیم سابقہ بلجیم سے نہ صرف زیادہ خوشنما اور زیادہ حالیشان ہوگا۔ بلکہ حفظان صحت کے اصول اور عام سہولتوں کے لحاظ سے بالکل مکمل اور بوجوہ احسن آباد کیا جائے گا۔ ان ذلک من عزم الامور۔

ایک پرہیزگار فوجی دستہ

تجویز کی گئی ہے کہ ولیز میں ایک پرہیزگار فوجی دستہ مرتب کر کے بڑھایا جائے مسٹر لائٹ جارج اس کے موید ہیں

KHILAFAT LIBRARY

روس کی قومی بچت

روس کے وزیر مال نے اعلان کیا ہے کہ مملکت روس میں مسکرات کی فروخت کی ممانعت سے ۱۹۱۴ء میں قومی بچت چوراسی کروڑ روبل کے قریب ہوئی۔ حالانکہ سال سابق میں یعنی ۱۹۱۳ء میں کل بچت چونتیس کروڑ روبل تھی۔ یاد رہے کہ روبل ایک روپیہ ساڑھے نو آنہ کا ہوتا ہے غور کرو امتناع تجارت شراب کے کیسے نتائج حسنہ مترتب ہو رہے ہیں۔ فی ذلک فلیتنافس المتنافسون

نار الحرب کے نتائج و عواقب

امسٹرڈم سے ریوٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ ہو یکن کیجالت نہایت افسوسناک ہے بیس ہزار آدمی کام کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ مگر انہیں کام نہیں ملتا اور جبکہ اشیائے خوردنی دستیاب نہیں ہوتیں اسلئے حالت اور بھی زیادہ نازک ہے صرف ایک کارخانہ میں آدمی کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ کارخانہ ایک مرگھٹ ہے جہاں جرمن سپاہیوں کی لاشیں جلائی جاتی ہیں × × × × × × × × × جنگ کے پہلے بیاسی دنوں میں جرمنوں نے بلجیم کو جو مالی تجارتی اور عمارتی نقصان پہنچایا۔ اس کی میزان تین ارب اٹھارہ کروڑ آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار بیان کی جاتی ہے × × × × × جرمن افواج کے نقصان کے متعلق جو خبریں اسٹریلیا کے اخبارات میں شایع ہوئی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ جرمن فوج کا کل نقصان بیس لاکھ ہے۔ غرض یوروپ کے نار الحرب میں جو نقصان اتلاف مال و جان کا اس وقت تک کہ ابھی یہ آگ برابر مشتعل ہے ہو چکا ہے اس کی نظیر تاریخ کو کسی زمانہ میں کسی ملک میں اور کسی قوم میں پیش نہیں کی جا سکتی جنگ و جدال کے نتائج و عواقب سوائے تباہی اور بربادی کے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم ملکہ سبا کی زبانی فرماتا ہے قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذلک یفعلون (پ ۱۹ س النمل ع ۳)

سبحان اللہ قرآن شریف نے کسطرح حقیقت حال کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور وہ آج ہم کسطرح پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ پہلے اسکے کسی کو یہ وہم و گمان بھی نہ ہوتا تھا۔

(نور الدین تاجر جرم گوجرانوالہ)

نور کے ذریعہ دو ہندو حلقہ اسلام میں آئے

الحمد للہ ثم الحمد للہ

کہ نور اپنی نورانی کرنوں سے مسلم اور غیر مسلم احباب کو منور کر رہا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت بہت سی ارواح نور کے مطالعہ سے راہ راست پر آئی ہیں اب علاقہ درھبنگہ سے شیخ عبد اللہ صاحب نو مسلم تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی سچی ہمدردی اور دینی جوش قابل رشک ہے اللہ آپ کو ترقی دے اور ایمانی جوش اللہ اپنے فضل سے قایم رکھے۔ میں نے نور کے مضامین کے ذریعہ دو احباب کو داخل مذہب اسلام کیا ہے اور برابر ترقی اشاعت اسلام میں مشغول ہوں۔ آپ کا نور ہمیں اشاعت اسلام میں بہت مدد دیتا ہے انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے نور سے بہت کچھ فایدہ ہوگا۔"

یہ ہے ایک نو مسلم کی رائے۔ آپکے پرچہ نور اور خادم ایڈیٹر نور کے متعلق۔ نور بفضل ایزدی دن بدن اپنے فرض کو زیادہ گرم جوشی اور خلوص قلب سے نبھا رہا ہے اور بفضل ایزدی نور اپنے فرض میں ہر طرح سے فائز المرام ہو رہا ہے

مضایقہ نہیں کہ لوگ نور کی قدر کریں یا نہ کریں مگر خدا اسکی قدر اپنے زبردست نشانوں سے کر رہا ہے۔

ایک لڑکی کے چار خاوند

رگوید ۲-۱۰ س ۵ ۸ ۲ ۴

میں درج ہے :- سوم :- پرہی دے گندھرو دد تر متر تو اگنشے ٹ پت ستر یتے منش یجا۔

مطلب :- اے لڑکی تیرا پہلا خاوند چاند۔ دوسرا سورج تیسرا اگنی۔ اور چوتھی آدمی ہے۔ ہمارا دل ہرگز اس امر کو نہیں مانتا کہ وہ وید مقدس جسکا انزال الہیشور کی طرف سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس ..... میں ایک لڑکی کے چار خاوند ہرگز درج نہیں ہونگے۔ کیونکہ یہ تعلیم فطرت انسانیہ سے دور ہے اور سنتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اصلی وید مقدس ایسی تعلیم سے پاک اور منزہ ہوگا یہ صرف شومت اور وام مارگیوں کی ملاوٹ کا نتیجہ ہے اور وہ بھی مسلمانوں کا منہ چڑھانے کے لئے۔ کیونکہ جب وام مارگیوں نے یہ دیکھا کہ اسلام میں ایک مرد کیلئے چار بیویاں جائز ہیں تو وام مارگیوں نے اسکے الٹ اپنی کتاب میں درج کر دیا۔ امید کہ پرکاش یا مسافر آگرہ اس پر ضرور روشنی ڈالینگے۔

حیوانوں کی قربانی

یجر وید ۶-۱۸ میں یہ لکھا ہے کہ۔ سنتو سنو سسامم پران

پراریں گچھام۔

مطلب :- حیوان کے دل کا ٹکڑا کاٹ کر اسے اس منتر

کی آہوتی دے۔ ہے پشو (حیوان) تیرے دل کو دیوتاؤں کے دل سے ملاتا ہوں۔ تیرے جسم کو دیوتاؤں کے جسم سے ملاتا ہوں"۔ اس کے متعلق سوامی جی مہاراج اپنی تصنیف کردہ ستیارتھ پرکاش کے سولاس متعلقہ انجیل پر فرماتے ہیں۔ کہ یہ فرمانیں وغیرہ کی تعلیم انجیل اور توریت وغیرہ سے ویدوں میں گئی ہے۔ اس سے تین نتائج نکلتے ہیں یا تو وید توریت اور انجیل کی بعد کی تصنیف ہیں اور یا ملاوٹ ملائی گئی یا ویدوں میں واقعی حیوانوں کی قربانیوں کی تعلیم ہے۔ بہرحال تینوں صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہے آریہ دوست فرماویں کہ وہ کس صورت کو ماننے کیلئے تیار ہیں

اندر کی نذر ستو اور مال پوڑے

یجروید ۲۰-۲۹ میں لکھا ہے

وہان ونتی کرم نیم پوم دنیم کھتتم اندر پراج شون۔

مطلب:- اے اندر علے الصباح ہمارے ستوؤں ۔ دہی۔ ستو۔ مال پوڑے۔ جو کہ ویدوں کی ریتی سے عمدگی کیساتھ تیار کئے گئے ہیں کھاؤ۔

کیوں نہو علے الصباح ہی اندر دیوتا کو ستو دہی اور مال پوڑے جیسی باترتیب خوراک نذر کی ہے۔

آگ کی پوجا

یجروید ۱۱-۱۳ میں لکھا ہے :-

یدگنے کاں کاں چدانتے دارن دہرس سروتت دسوت تے گرہنت تجش سوہ وشیہ"

مطلب ہے اگنی ہر ایک لکڑی جو تمہاری نذر کیجاتی ہے اسکو تو اگنی کی مانند سمجھ اور ہماری نذر قبول فرما"

لکڑیوں کو گھی لکھا ہوا دیکھکر مجھے ایک بات یاد آگئی۔ ایک دفعہ ایک جاٹ گنگا کے آشنان کے لئے گیا۔ پانڈوں نے چاروں طرف سے آگھیرا۔ ایک نے گنگا کی راکھ کی چٹکی کا تبرک دیا جاٹ نے حیرانی سے دریافت کیا کہ یہ کیا تو پانڈے نے جواب دیا کہتے پنڈت گنگا کے سنو جاٹ سجان (عاقل) گنگا جیکی رینکا (خاک) تو کیسر ہی کر جان"

جاٹ بھی دانا تھا کہنے لگا کہ پنڈت جی میں گنگا اشنان کرلوں پھر آپ کا نذرانہ دونگا۔ گنگا میں نہاتے وقت جاٹ نے ایک مینڈکی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ اور دونوں ہاتھوں میں نہایت عمدگی سے چھپا کر پنڈت جی کو دی۔ پنڈت جی نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ ایں یہ کیا؟ جاٹ نے جواب دیا! سنو پنڈت بات تم کہتے جاٹ سجان (عاقل) گنگا جی کی مینڈکی تو دیجی (بچیڑی) ہی کمان

سو یہی بات پنڈت جی اگنی سے کر رہے ہیں۔ ڈالتے تو اس میں لکڑیاں ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اگنی دیوتا تو اسے گھی ہی سمجھنا

دعا کیلئے درخواست

۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کلرک دفتر سکرٹری برادران قوم و برزگان ملت سے ملتجی ہیں کہ کچھ مدت سے ان کے اہل و عیال بیمار رہتے ہیں۔ اسلئے درخواست کرتے ہیں کہ احباب دعاء سے مدد فرماویں کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت عطا فرماوے آمین۔

KHILAFAT LIBRARY

گرانی غلہ کا سدباب

اس وقت ہولناک قحط کا اپنا منہ کھولے ہوئے

ہندوستان کو ہڑپ کر رہا ہے بدوں کپڑوں کے گذارہ ہو سکتا ہے مگر بھوک ظالم سے پیچھا چھوڑانا مشکل ہے۔ بدوں اچھے اچھے مکانوں کے گذارہ ہو سکتا ہے مگر دوزخ پیٹ سے نجات مشکل بدوں چلنے پھرنے کے گذارہ ہو سکتا ہے مگر پیٹ کے دہندے کے بدوں گذارہ قطعی مشکل۔ بدوں بات چیت کرنے کے گذارہ ہو سکتا ہے مگر بھوک کے ہاتھوں چھٹکارا مشکل؟ تم نے ہزاروں لنہیں تو سینکڑوں اندھے اور لولے اور لنگڑے اور بہرے دیکھے ہوں گے جو بدوں آنکھوں اور ہاتھ پاؤں اور کانوں کے گذارہ کر سکتے ہیں۔ مگر دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں پاؤ گے جو دوزخ پیٹ کے دہندے کے بدوں گذار کر سکے جاؤ دنیا پر نظر دوڑاؤ۔ نیچر کا مشاہدہ کرو۔ چڑیا سے لیکر انسان تک اور چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک سب کے سب اس پیٹ کے دہندے میں یکساں سرگرداں پاؤ گے پچھلے دنوں۔ آٹا روپیہ کا بصد مشکل ۵½ سیر ملتا تھا۔ آہ ایک کنبہ دار کیلئے ۵½ سیر آٹا صرف ایک دن کیلئے ہی اکتفا نہیں کر سکتا۔ تمام شہروں کے نسبت قادیان میں آٹا و غلہ کا نرخ گران ہے۔ حالانکہ تاجران غلہ کے پاس گندم باافراط موجود ہے اور آئندہ بھی بہت عمدہ فصلیں نظر آرہی ہیں اسلئے

یہ امر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی توجہ کے قابل ہے۔

پھر ہندوستان جیسے غریب ملک میں جہاں کروڑوں آدمی صرف سڑکیں کوٹ کر اور ٹوکری اٹھا کر گذارہ کرتے ہیں۔ وہ بیچارے اس پیٹ کے تنور میں روزانہ ایک روپیہ کا ایندھن کہاں سے ڈالیں جنہیں بصد مشکل روزانہ ۶ پیسہ مزدوری ملتی ہے۔ گورنمنٹ نے قانون پاس کیا

غلہ دبا کر رکھنے کو منع فرمایا اور پھر برآمد کیلئے بھی ایک حد مقرر کر دی الحمدللہ کہ اب نرخ روبہ باطمینان رہو رہا ہے

آخر اس کا کوئی آیا ؤ بھی ہے یا نہیں؟

سوال ہو سکتا ہے کہ جب غلہ دن بدن نیچے اور نیچے جا رہا ہے اب کیا علاج کیا جاوے؟ جس سے اہل ہند اس شکم کے تنور کو ایندھن سے ایک حد تک بیفکر ہو جائیں اول گورنمنٹ عالیہ جس کے برابر اور کوئی بادشاہ اپنی رعایا کا خیر خواہ نہیں ہے کافی غلہ کی مقدار خرید کر مختلف شہروں میں دوکانیں کھولدے جس میں غربا کیلئے خاص رعایت رکھی جاوے۔ پھر ساہوکاروں کو بھی آنکھیں کھل جائینگی۔ اسکے علاوہ مزدوری پیشہ لوگوں اور ملازمت پیشہ نوکروں کی یومیہ اور ماہواری تنخواہوں میں قحط کے لحاظ سے مناسب اضافہ کر دیا جاوے

اور ایک عام اعلان کیا جاوے

کہ اگر غلہ کا نرخ اپنے معمولی درجہ پر نہ پہونچا تو آئندہ فصل ربیع میں برآمد غلہ کیلئے لک، حد مقرر کی جائیگی ان وسایل پر عمل پیرا ہونے سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ غلہ کا نرخ اپنی معمولی رفتار پر آجائیگا۔

آئندہ کی بہتریں امیدیں

مسٹر الیکوتھ نے فرمایا کہ آئندہ کیلئے اچھی امیدیں ہیں اول تو ارجنٹائن سے مال آجائیگا اور نئی فصل کی درآمد کیلئے مزید بار برداری مہیا ہو جائیگی اور ہندوستان سے گیہوں زیادہ مقدار میں لانیکی تجاویز سوچی گئی ہیں مسٹر الیکوتھ نے باربرداری کی مشکلات کا بھی ذکر کیا جسکی وجہ یہ ہے کہ تجارتی جہازوں کے کام کرنے والے زیادہ تر فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں سررشتہ امیر البحری مزید جہازات تجاروں کے حوالہ کرنے والا ہے گورنمنٹ مزدوری پیشہ لوگوں کی ہر ایک تکلیف سے حفاظت کیلئے ہر ایک ممکن تدبیر عمل میں لانیکو آمادہ ہے۔ یہ الزام غلط ہے کہ گورنمنٹ اجناس خرید رہی ہے جرمنی نے ایسا ہی کیا تھا جسکا نتیجہ تباہی بخش ثابت ہوا۔ مسٹر الیکوتھ کا یہ فقرہ کہ ہندوستان سے زیادہ مقدار میں گیہوں لانیکی تدابیر اختیار کی جائینگی گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے قابل ہے کہ اگر اس حالت میں درآمد گندم زیادہ ہوئی تو کیا نتیجہ ہوگا۔ لیکن یہ تجاویز غالباً آئندہ فصل ربیع کے متعلق ہونگی ہمیں ہمعصر ہندوستان کی رائے سے قطعی اتفاق ہے کہ

جنگ کا ایک دن کا خرچ

جنگ کا ایکدن کا خرچ ہندوستان کے مزدوری پیشہ لوگوں کی امداد میں خرچ کرنا چاہیئے۔ لڑائی میں برطانیہ کو ایک کروڑ پونڈ یومیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر اسقدر روپیہ قرض لیکر بھی گورنمنٹ ہند غلہ خرید کر ارزان نرخ پر فروخت کرے تو کروڑوں بندگان خدا کی تکلیف میں کمی ہو جائے اگر گورنمنٹ برطانیہ اپنے ملک کے مزدوروں کو کوئی الاؤنس دے رہی ہے تو گورنمنٹ ہند کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ۱۵-۱۰ کروڑ روپیہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے ایک سال ریلیں نہ بنائی جائیں تو ہرج نہیں یا قرض لیکر بھی جانیں بچا لینے میں مضائقہ نہیں

ہم نہیں ہمیں یقین ہے کہ ہماری یہ درخواست شرف قبولیت حاصل کریگی

دعاؤں کی ضرورت

ایک طرف عالمگیر جنگ نے اس نیلگوں آسمان کے نیچے مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک تھلکہ بپا کر رکھا ہے دوسری طرف ہندوستان کے قریباً کل حصص میں طاعون نمودار ہے سوم قحط دن بدن اپنی زیادہ خوفناک اور خونخوار آنکھوں سے گھور رہا ہے ایسی حالت میں سوائے خداوند قدوس کی دستگیری کے اور کونسا حیلہ ہو سکتا ہے آؤ ہم سب ملکر کالے ہوں یا گورے چھوٹے ہوں یا بڑے بوڑھے ہوں یا جوان۔ لاٹ ہوں یا غریب اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں کہ اے خدایا تو جلد سے جلد ان ناگہانی آفتوں سے اپنی مخلوق کو نجات بخش۔ اور برٹش گورنمنٹ کی ظفر و نصرت کے ساتھ جنگ کا جلد سے جلد خاتمہ فرما۔ آمین۔

ارزاں غلہ کی دوکانوں کے متعلق ہز آنر کی گراں قدر کوشش!

خاکسار ایڈیٹر

اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ یہ لکھا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ سے بڑھ کر اپنی رعایا کا اور کوئی خیر خواہ نہیں ہو سکتا چنانچہ بھی خواہان مخلوق یہ خبر پڑھ کر کمال خوش ہوں گے:۔ کہ

ہمدرد رعایا ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر لفٹنٹ گورنر پنجاب اور مسٹر ٹالنٹن ڈپٹی کمشنر لاہور کی تحریک پر امپیریل انڈین رلیف فنڈ کمیٹی نے اس ایک لاکھ روپیہ میں سے جو اس صوبہ کے مصیبت زدوں کیلئے مخصص کیا گیا ہے ۳۰ ہزار روپیہ لاہور کو عطا کرنا منظور کیا ہے۔ توقع کیجاتی ہے کہ اس عطیہ نیز خرید غلہ کیلئے میونسپلٹی کی منظور کردہ رقم سے جسکی مجموعی میزان ایک لاکھ بیس ہزار روپے ہے بہت سے غربا کے واسطے غلہ نسبتاً ارزاں فروخت کیا جا سکیگا سردست فی روپیہ ۹ سیر گیہوں بکیگا۔ اس غرض سے چار دکانیں میونسپل مارکیٹ۔ صدر چونگی خانہ دہلی دروازہ تالاب داتر دکس اور لوہاری دروازہ میں کھولی گئی ہیں۔ شہر اور باہر کے وارڈ ممبران میونسپلٹی کو حلقہ کے مستحق اشخاص میں تقسیم کرنے کی غرض سے ٹکٹ دیئے گئے ہیں۔ امید کہ دیگر شہروں میں بھی ایسی دوکانیں کھل جائینگی۔

ایڈیٹر نور کا نانک پنتھیوں میں کام

معزز ہمعصر پیسہ اخبار

لکھتا ہے:۔ کہ محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ وردان (نومسلم) ایڈیٹر نور نے کچھ عرصہ سے سندھ اور صوبجات متحدہ میں نانک پنتھی لوگوں میں تبلیغ کا کام جاری کر رکھا ہے چنانچہ ۱۷ و ۲۴ جنوری کے نور سے اور نیز ان کے سندھی اور ناگری پمفلٹوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دلایل اسبارہ میں کیسے معقول ہیں کہ بابا نانک صاحب سلام کے دلدادہ اور معترف تھے اور کہ شیخ محمد یوسف صاحب کے کام کی ان لوگوں میں قدر بھی ہو رہی ہے کہ جن میں وہ کام کر رہے ہیں۔ ایسے دلایل کے اسلحہ سے مسلح ہو کر جتنے کہ وہ ہو رہے ہیں جس میدان میں بھی وہ جنگ کرینگے کامیاب ہوں گے۔ خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے گذشتہ پرچوں میں شیخ محمد یوسف صاحب کو چیلنج دیا تھا کہ وہ بابا صاحب کا اسلام ثابت کریں۔ چنانچہ نور کے اس پرچہ میں انہوں نے بہت عمدگی سے اس کوشش میں کامیابی حاصل کی ہے +

مزرخ غلہ میں ارزانی

پچھلے ہفتہ ہز انر لفٹنٹ گورنر بہادر نے لاہور میں بہ نفس نفیس آگرہ اور صاحبڈپٹی کمشنر بہادر نے میونسپل کمیٹی میں جاکر اس بات سے اطلاع دی کہ گورنمنٹ ہند نے آخر مارچ کے بعد غلہ کی پرائیویٹ برآمد ہندوستان سے روکدی ہے تو اہل لاہور نہایت خوش ہوئے اور میونسپل کمشنر صاحبان خوشی سے جلسہ میں کھڑے ہو گئے اسی وقت سے بجائے سات سیر کے غلہ کا نرخ بڑھنے لگا ہے آج لاہور میں آٹھ اور ساڑھے آٹھ سیر کے قریب غلہ بک رہا ہے۔ ہمنے اول یہ ظاہر کر دیا تھا کہ گورنمنٹ انگریزی سے بڑھکر اور کوئی گورنمنٹ اپنی رعایا کی خیر خواہ نہیں ہو سکتی اور جونہی اسے اپنی رعایا کی تکلیف محسوس ہوگی وہ اس تکلیف کے دور کرنے کے لئے کوشش کریگی بڑی خوشی کی بات ہے اور فرحت افزا خبر ہے کہ اسوقت لاہور کے بازاروں میں آٹا ۸ سیر فروخت ہوتا ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ چند دنوں تک ہی ۱۰-۱۲ و ۱۵ سیر تک جا پہنچے اور اس کا اثر انشاء اللہ تعالےٰ تمام ہندوستان پر پڑیگا۔ دیکھیں کہ اب قادیان کی غلہ کے سوداگر بھی اپنی ضد کو چھوڑ دینگے یا نہیں؟

عیسائیوں کی گرم جوشی

عیسائی جنکے مذہب کی بنیاد ۱+۱+۱=۱ کے عقل برہمزن اور فہم آفرین اصول پر ہے اور وہ تمہاری نسبت اپنے مذہب کی اشاعت میں کسقدر کوشان ہیں۔ ذیل کے حالات پڑھ کر اندازہ کرو اور اپنے دل میں شرماؤ اور خدا کے لئے غیرت کو کام میں لاؤ۔ نینی تال میں ایک مجلس تبلیغ انجیل ہے جسکے مندرجہ ذیل اعداد و شمار قابل غور ہیں۔

(۱) ۱۹۱۲ء میں انجیل کی ۷۰ لاکھ اشاعت ہوئی۔

(۲) ۱۹۱۳ء میں ۷۵ لاکھ انجیلیں شایع کی گئیں۔

(۳) ۱۹۱۴ء میں ۸۹ لاکھ ۵ ہزار ۲۳۳ جلدیں تقسیم ہوئیں

(۴) پندرہ لاکھ ۵۶ ہزار ۲۸۱ جلدیں مکمل کتاب مقدس کی تقسیم کی گئیں۔ بارہ لاکھ ۷۵ ہزار چالیس کتابیں عہد جدید کی چھپیں اور ۶۶ لاکھ ۷۶ ہزار کاپیاں انجیل کی متفرق حصوں کی بانٹی گئیں۔

(۵) ہندوستان کے تین صوبوں میں انجیل کی ۲ لاکھ چالیس ہزار ۲۲۸ جلدیں تقسیم اور فروخت ہوئیں۔ ان صوبوں کی چوبیس بولیوں اور لہجوں میں انجیل کے ترجمے ہوئے ۲۹ عورتیں اور ساٹھ مرد بلاناغہ اشاعت انجیل کا کام کرتے ہیں۔ اور انجیل کی ۹۴ لاکھ جلدیں عام ہندوستانی لوگوں کے مطالعہ میں آ چکی ہیں۔

(۶) پچھلے سال اشاعت انجیل میں دس لاکھ سے زیادہ ترقی ہوئی اور گذشتہ پندرہ سالوں کی نسبت اب اسکی اشاعت المضاف ہے۔

(۷) انجیل کے ترجمے ۵۶ زبانوں میں شایع ہو چکے ہیں یہ صرف نینی تال کی مجلس کے اعداد ہیں۔

اب ہم ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں ہمارے دعوی تو زمین و آسمان کے قلابے ملانے سے بھی کہیں زیادہ ہیں مگر عملی کام کچھ بھی نہیں۔ نام کو تو سینکڑوں انجمنیں ہندوستان میں موجود ہیں جنہیں اشاعت یا حمایت اسلام وغیرہ کا دعوے ہے مگر عملی حالت صرف چندوں کے ذریعہ روپیہ حاصل کرنے کے اور خاک بھی نہیں حالانکہ اسلام ایک پاک اور بینظیر مذہب ہے جو قوموں کی قوموں کو نہایت آسانی سے ہڑپ کر سکتا ہے مگر اب اسلام ہم جیسے گئے گذروں کے ہاتھوں میں آکر کچھ کا کچھ بنگیا۔ اور جب ایک منصف مزاج قرون اولے کے مسلمانوں اور حال کے مسلمانوں کے طرز عمل پر نظر دوڑائیگا تو بیساختہ اسکی زبان سے نکل جائیگا۔ مسلمانان درگور اور مسلمانی در کتاب +

۱۸۹۳ء سے لیکر ۱۹۱۵ء تک آریہ سماج میں کیا کیا تغیر آیا

رسالہ جارج کا آریہ ایڈیٹر لکھتا ہے:۔ کہ

۱۸۹۳ء سے پہلے آریہ سماج میں پٹھن پاٹھن اور اپنے دھرم گرنتھوں کے مطالعہ کی بیحد خواہش تھی۔ جوان تو جوان بوڑھوں تک اشلوک یاد کرتے تھے۔ ستیارتھ پرکاش وید بھاش بھومکا دیگر دھرم سمبندھی پستکوں کا بلاناغہ مطالعہ کرنا ان کے روزانہ فرایض سے تھا۔ اپنے دھرم گرنتھوں کا نت مطالعہ کرنا یہی اپنے دھرم پر دڑھ رہنے کا ایک ذریعہ ہے۔ موجودہ سماج کے ممبروں میں یہ نیم بالکل نہیں رہا۔ مجموعی طور پر سماجیوں کے قول اور فعل میں بہت فرق ہے کوئی ایسا انسان نہیں جسمیں کمی یا کمزوری نہ ہو۔ لیکن تاہم جو سماج کے سکرٹری اور پردھان اپدیشک اور لیکچرار اور دیگر کارکن ہوں۔ یہ سداچاری اور باعمل ہونے چاہئیں"

جارج کے ایڈیٹر نے موجودہ آریہ سماجیوں کا جو نقشہ اتارا ہے اگر یہ صحیح ہے تو نہ صرف ہمیں بلکہ ہمارے آریہ دوستوں کو بھی یہ ماننا پڑیگا کہ آریہ سماج کے متعلق شہزادہ امن کی پیشگوئی ایک صدی سے پہلے پہلے ہی پوری ہوتی نظر آتی ہے +

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

ہندو ازم قدیم و جدید

سترہویں صدی کے ہندو اور ان کے اعتقادات

مشہور فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیر صاحب کی ایک چٹھی

مذہبی تحقیقات میں دلچسپی رکھنے والے نیز وہ اصحاب جو یہ جاننا چاہتے ہوں کہ ہندو ازم کس طرح مختلف حالات میں سے گذرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ یہ ڈاکٹر برنیر صاحب کی اس چٹھی کا ترجمہ ہے جو انہوں نے ۱۶۶۸ء میں شیراز سے اپنے ایک دوست مسٹر چیلین صاحب کو لکھی تھی۔ جس میں اس وقت کے ہندو دھرم کی عجیب و غریب صورت دکھائی گئی ہے جسکو پڑھ کر

اسلام کی برکات اور خوبیاں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں اور بیساختہ اللھم صل علی محمدؐ کی صدا نکلتی ہے یہ مضمون آریہ رسالہ جارج سے نقل کیا جاتا ہے۔

۱۰ اگست ۱۶۶۸ء

سولہویں صدی کا فرانس!

جناب من۔ میں نے دو سورج گرہن دیکھے ہیں۔ جنہیں بھول جانا میرے لئے ناممکن ہے۔ ان میں سے ایک تو وہ تھا جو میں نے ۱۶۵۴ء میں فرانس میں دیکھا اور دوسرا وہ جو ۱۶۶۶ء میں ہندوستان میں بمقام دہلی ملاحظہ کیا۔ پہلے گرہن کا نظارہ تو میرے دل میں اسلئے گڑ گیا کہ اس میں میں نے فرانسیسی لوگوں کے طفلانہ توہمات اور ان کے بے بنیاد اور بلاوجہ خوف کو ملاحظہ کیا تھا۔ جو یہاں تک بڑھا ہوا تھا کہ بعض لوگوں نے گرہن کے اثر سے بچنے کے لئے پونٹیاں بطور تعویذات خریدیں۔ بعض سارے دروازے بند کر کے اندر چھپے رہے اور تہ خانوں یا سلاخوں دار مکانوں میں روشنی سے بچکر بیٹھے رہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اپنے گرجاؤں میں بھاگے گئے۔ کیونکہ بعض کا یہ خیال تھا کہ اس گرہن کا اثر بہت ناقص اور خوفناک ہے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ بس قیامت آنے والی ہے۔ اور یہ زمین کی بنیادیں تک ہلا دیگا۔ اس وقت ایسے ایسے واہیات توہمات میرے اہالیان وطن کے دلوں میں جاگزین تھے۔ حالانکہ گسندی۔ رابرول اور دیگر شہرۂ آفاق نجومیوں اور فلسفہ دانوں نے صاف طور پر اس امر کا اعلان کر دیا تھا کہ یہ گرہن بھی اپنے جیسے سینکڑوں گرہنوں میں سے ایک ہے اس کا بھی پہلے سے پتہ تھا۔ اور اس میں سوائے ان خصوصیات کے اور کوئی نئی بات نہیں جو جاہل لوگوں یا مطلب پرست نجومیوں نے پیٹ پوجا کی خاطر پیدا کر دی ہیں۔

سولہویں صدی کا ہندوستان

۱۶۶۶ء کے گرہن کی یاد بھی میرے حافظہ میں

ہندوستانی لوگوں کی مضحکہ خیز غلطیوں اور عجیب توہمات کی بدولت ہنوز تازہ ہے۔ جس وقت گرہن کا وقت آیا تو میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھ گیا جو دریائے جمنا کے کنارے پر واقع تھا اور جہاں سے مجھے کوئی ایک فرسنگ تک دریا کے ہر دو سواحل بت پرست لوگوں سے بھرے ہوئے نظر آتے تھے۔ یہ لوگ کمر تک پانی میں اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اٹھا کر کھڑے اور گرہن کے شروع ہونے کو بغور دیکھ رہے تھے تاکہ اس کے شروع ہوتے ہی پانی میں کود کر نہالیں۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں بالکل ننگے تھے۔ بڑی عمر کے لوگوں کی کمر میں ایک پٹکے کے سوائے اور کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اور شادی شدہ عورتیں اور چھ سات سال کی لڑکیاں ایک کپڑہ اوڑھے تھیں۔ عالی مرتبت اور دولتمند لوگ مثل راجاؤں (جو عموماً مغل بادشاہ کی خدمت میں ہیں اور تنخواہ پاتے ہیں) صرافوں۔ جوہریوں اور دیگر دولتمند سوداگروں نے سامنی طرف سے اپنے عیال و اطفال کے ساتھ دریا کو عبور کر کے اور خیمے استادہ کر کے پانی میں قناطین اور پردے لگوا لئے تاکہ وہ اور ان کی بیویاں بچے کسی کو نظر آئے بغیر نہا دھو اور معمولی رسومات بجا لا سکیں۔ سورج کی سطح پر سیاہی نمودار ہوتے ہی ان لوگوں نے زور سے چلا کر جلدی جلدی پانی میں ڈبکیاں لگانی شروع کیں۔ جسکے بعد دریا میں کھڑے ہو اور آنکھیں اور ہاتھ سورج کیطرف اٹھا کر کچھ بڑبڑانے اور ظاہرہ بڑے بھگتی بھاؤ سے پرارتھنا کرنے لگے ایسا کرتے ہوئے وہ لوگ اپنے ہاتھوں میں پانی اٹھا کر سورج کیطرف اچھالتے۔ اپنے سر کو بہت نیچا جھکا لیتے۔ اور اپنے بازوؤں اور ہاتھوں کو کبھی دوسری طرف پھیرتے۔ اور اسی طرح گرہن کے خاتمہ تک یہ گمراہ لوگ ڈبکیاں لگاتے جاپ کرتے اور بیہودہ حرکات کرتے رہے۔ چلتے وقت ان لوگوں نے کچھ دوسیان چونیاں جمنا میں پھینکیں اور برہمنوں کو دان دیا۔ جو ان بے ہودہ رسومات کی ادائیگی کے وقت کہاں پیچھے رہ سکتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ہر شخص جس وقت پانی سے نکلتا۔ تو نئے کپڑے پہن لیتا۔ جو اس مطلب کیلئے ریت پر رکھے ہوئے تھے۔ اور جو بہت بڑے بھگت تھے۔ وہ تو اپنے پرانے کپڑے بھی برہمنوں کو بطور دان کے دے گئے +

اس طرح پر میں نے اپنی چھت سے گرہن کا تیوہار منایا جاتا دیکھا۔ جو انہی بیرونی رسومات کیساتھ دریائے سندھ۔ گنگا اور ہندوستان کے دیگر تمام دریاؤں بلکہ پانی کے تمام تالابوں اور چشموں کے کنارے منایا گیا۔ اور یہ تخمینہ لگایا جاتا ہے کہ تھانیسر میں اس موقعہ پر ۱۱/۲ لاکھ سے زیادہ آدمی ہندوستان کے تمام حصص سے مجتمع ہوئے ہونگے کیونکہ اس ندی کا پانی گرہن کے موقعہ پر دوسرے دریاؤں سے زیادہ مقدس اور بہتر خیال کیا جاتا ہے۔

مغل بادشاہوں کا سلوک ہندوؤں سے

مغل اعظم گو مسلمان ہے مگر ان قدیم اور پرانے توہمات رسوم کی ادائیگی کی اجازت دے دیتا ہے۔ کیونکہ یا تو وہ بت پرستوں کو اپنی مذہبی فرائض کی ادائیگی سے روکنا چاہتا نہیں۔ مگر تاہم یہ رسومات اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ برہمنوں یا ان کی قوم کے منتخب شدہ لوگوں کی ایک خاص تعداد بادشاہ کو ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیشکش نہیں کر دیتی جسکے عوض میں وہ انہیں چند سرپا اور ایک ہاتھی عنایت کر دیتا ہے۔

چاند اور سورج گرہن کے اسباب قدیم ہندو نکتہ خیال سے

اب میں آپ کو وہ عاقلانہ اور مزیدار وجوہات بتانی چاہتا ہوں جو گرہن کے تیوہار کے منانے جانے اور ان رسومات کی ادائیگی کی خبکا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ نہ میں ہیں ہندو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے چار وید ہیں یعنی چار مقدس اور الہی نوشتہ جات جو خود خدا نے برہما کے وسیلے سے ہمیں دیئے تھے۔ یہ کتابیں بتاتی ہیں۔ کہ ایک خاص دیوتا نہیں نہیں ایک راکشس جو نہایت کینہ توز۔ بدمعاش۔ سیاہ فام۔ خبیث حد سے زیادہ کالا۔ سخت ناپاک اور گندہ ہے (یہ ان کے الفاظ ہیں) سورج کو پکڑ لیتا ہے اور اس کا رنگ کالا کر کے اس پر اثر پذیر ہوتا اور اسکی روشنی کو روک لیتا ہے سورج کو جو اسی کیطرح ایک دیوتا لیکن بہت اچھا اور مکمل قسم کا ہے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ چونکہ اس بدبخت اور سیاہ ہستی کے قابو میں وہ نہایت عذاب میں ہوتا ہے اس لئے ہر ایک شخص کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ اسے اس عذاب سے نجات دلائے جو صرف پرارتھنا۔ اپاسنا اور دان سے ہی ممکن ہے گرہن کے وقت کئے ہوئے جپ تپ کا وقت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت جو دان دیا جاوے۔ اسکی قیمت دیگر اوقات میں دیئے ہوئے دان سے سو گنا زیادہ ہوتی ہے اور وہ کون شخص ہے جو یکصد فی صدی منافع نہ حاصل کرنا چاہئے۔

شہر جگن ناتھ میں جو خلیج بنگال میں واقع ہے اور جس میں اس نام کے دیوتا کا ایک مشہور و معروف بت ہے ایک میلہ ہوتا ہے جو

پرانے ہندوؤں کی رسومات عظیمہ

اگر میں غلطی نہیں کرتا تو آٹھ نو دن تک لگاتار رہتا ہے

اس موقعہ پر اس جگہ لوگوں کا ایک بھاری اجتماع ہوتا ہے جیسے کہ زمانہ قدیم میں "ہیمن" کے مندر میں ہوا کرتا تھا یا آجکل مکہ شریف میں ہوتا ہے مجھکو بتایا گیا ہے۔ کہ یاتریوں کی تعداد بسا اوقات ڈیڑھ لاکھ سے اوپر ہو جاتی ہے۔ اب بڑی بھاری لکڑی کی مشین (رتھ) تیار کی جاتی ہے جیسے کہ میں نے ہندوستان کے کئی دیگر حصص میں دیکھی ہیں۔ اس میں معلوم نہیں کتنی انواع و اقسام کی مورتیں ہوتی ہیں۔ جو شکل و صورت میں ہمارے جنات کے مشابہ ہوتی ہیں۔ بعض کے دو سر ہوتے ہیں بعض آدھے آدمی اور آدھی جانور کی شکلیں ہوتی ہیں۔ جنکے بھاری بھاری اور خوفناک سر اور عجیب عجیب قسم کے منہ ہوتے ہیں۔ اس مشین کے چودہ یا سولہ توپ کی گاڑی جیسے پہیے ہوتے ہیں اور پچاس ساٹھ آدمی ملکر اسے دھکیلتے ہیں۔ جگن ناتھ کی مورتی جو درمیان میں بڑے اعلےٰ لباس سے ملبوس اور زیورات سے لدی ہوئی رکھی ہوتی ہے۔ اس طرح ایک مندر سے دوسرے میں لے جائی جاتی ہے۔ پہلے روز جبکہ اس مورتی کا مندر میں درشن ہوتا ہے۔ بھیڑ اس قدر عظیم اور دھکا پیل اتنی زبردست ہوتی ہے کہ کئی یاتری جو لمبے سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے اور بے بس ہوتے ہیں بھیڑ میں کچلکر مر جاتے ہیں۔ جبوقت ایسا حادثہ ہوتا ہے تو ارد گرد کے لوگ انہیں سینکڑوں مبارکباد دیتے ہیں۔ کیونکہ اتنے لمبے سفر کے بعد ایسے مقدس مقام میں موت بڑی اچھی سمجھی جاتی ہے

پچھلے ایام میں جگن ناتھ کے پیوں کے نیچے کسطرح قربانی کی جاتی تھی

جس وقت جگناتھ کا رتھ حرکت میں آتا ہے تو (آپ اسے قصہ یا کہانی نہ سمجھیں) ایسے اوہام پرست اور اندھ وشواسی لوگ بھی دیکھے جاتے ہیں۔ جو اس کے خوفناک پہیوں کے آگے زمین پر لیٹ جاتے ہیں اور رتھ چلتا چلتا ان کے بدبخت جسموں کی ہڈیاں پسلیاں کوٹ کر سرمہ بنا دیتا ہے لیکن سامنے دیکھنے والوں کی رگ ترحم حرکت میں نہیں آتی!!! بلکہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس خودکشی سے بڑھ کر بہادری یا دلیری کا اور کوئی کام ہی نہیں ہو سکتا مرنیوالے یہ سمجھتے ہیں کہ جگن ناتھ دیوتا انہیں بچوں کی طرح اپنی گودی میں اٹھا لینگے اور اس سے زیادہ خوشی اور عزت کی زندگی عطا کرینگے۔

پوجاری لوگوں کی حرکات کا نمونہ

اس وقت پوجاری لوگ ان توہمات اور غلیظ خیالوں کو اور بھی تقویت دیتے رہتے ہیں کیونکہ ان کی دولت اور عظمت کا یہی تو ذریعہ تھا۔ چونکہ عوام الناس یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ لوگ راز ہائے عظیم و سربستہ کے مالک ہیں اس لئے انکی بہت عزت کرتے اور اپنے دان سے ان کی دولت میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ ان برہمنوں کے مکر و فریب ایسے خوفناک اور قابل نفرت ہیں کہ بیشتر ازیں کہ میں یہ یقین کر سکوں کہ سچ مچ وہ ایسا کرتے ہیں مجھے ان کی پوری پوری اور صاف صاف شہادت لینی پڑتی تھی۔ جو ملگئی۔

یہ لوگ کسی خوبصورت کنواری کو جگن ناتھ جی کی استری بنا کر اس عزت و شان کیساتھ جس کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں مورتی کیساتھ مندر میں لے جاتے ہیں۔ جہاں پر وہ ساری رات رہتی ہے اس بیچاری کو پہلے سے ہی یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جگن ناتھ جی آکر تمہارے ساتھ ہمبستر ہونگے۔ اسے یہ حکم ہوتا ہے کہ جبوقت وہ تشریف لاویں تو ان سے پوچھنا کہ یہ سال کیسا رہیگا اور اپنی مہربانی کے عوض وہ کون کون سے تیوہار۔ دان وغیرہ وغیرہ چاہتے ہیں۔ رات کے وقت ایک برہمن چور دروازے راہ اندر داخل ہو کر بیچاری معصوم لڑکی کے ساتھ مزے اڑاتا ہے اور اسے مقررہ سوالات کے جوابات بتا دیتا ہے۔ صبح کے وقت جس وقت اسے اسی

اس کے علاوہ اور نازیبا حرکات

شان و شوکت کے ساتھ دوسرے مندر میں لیجاتے ہیں تو برہمن اس سے اونچی آواز سے رات والے برہمن کے الفاظ دوہراتے ہیں۔ گویا کہ ایک ایک لفظ جگن ناتھ جی کے منہ سے ہی نکلا ہے لیکن خیر اب آؤ میں آپ کو اور قسم کی۔۔۔۔ اور فضولیات بتاؤں رتھ کے سامنے بلکہ مندروں میں بھی بازاری عورتیں میلے کے دنوں میں ناچتی اور سینکڑوں قسم کی خلاف تہذیب اور ناپاک حرکات کر کے اپنے جسم کو دکھاتی ہیں۔ جسے براہمن اس ملک کے مذہب کے مطابق جائز سمجھتے ہیں۔ میں نے ایسی عورتیں جو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے شہرہ آفاق اور عموماً غیر معمولی طور پر کم گو واقع ہوئی ہیں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں اور بیرد نجات کے بت پرستوں سے قیمتی تحائف قبول کرنے سے انکار کرتی دیکھی ہیں کیونکہ وہ مندر اور دیوتا کے پوجاریوں براہمنوں اور ان فقرا کیلئے مخصوص ہیں جو مندر کے چاروں طرف راکھ پر بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور جن میں سے بعض تو بالکل ننگے اور خوفناک طریق پر بال بکھیرے ہوتے ہیں (از جارج)

جون پور سے آریہ مناظروں کا فرار

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جونپور میں ۱۲ برس سے ہوتا چلا آتا ہے۔ جس میں اسلام پر دل آزار اعتراضات مسلمانوں کی بدترین توہین کرنا ہمیشہ ان کا ایک مخصوص شغلہ رہا ہے مسلمانان جونپور غیر معمولی طور پر صبر کرتے رہے۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو سالگذشتہ میں ایک معمولی اسلامی جلسہ مسلمانوں نے بھی کیا امسال ۲۸ جنوری لغایت یکم فروری ۱۹۱۵ء حسب سابق آریہ سماج جونپور کا سالانہ جلسہ ہونیوالا تھا ضرورۃً جسکے مقابلہ پر اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے ہو رہی تھی۔ اتفاق سے اس موقعہ پر مولنا حافظ عبدالشکور صاحب آزاد ربانی مناظر اسلام مرزا پوری موجود تھے جنہوں نے ۱۵ جنوری کو بنام آریہ صاحبان اس مضمون کا خط لکھا کہ یا تو آپ اپنی سبھا میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کریں اور اگر کریں تو ہم کو جواب کا موقعہ دیں۔ آریہ سماج جونپور کے پریسیڈنٹ جناب پرتاب نرائن صاحب وکیل نے جسکا جواب ۱۶ جنوری کو یہ دیا کہ ہمارے لیکچرار پہلی صورت پر عمل کرینگے۔ چنانچہ اسی اعتماد پر مولنا نے اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے منوح کرادی مگر اس تحریری وعدہ کے خلاف ۲۸-۲۹ جنوری کو سڑکوں پر گشت کر کے اور اپنے جلسہ میں آریہ سماج نے اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین کی دوسرے مرتبہ پر ۳۰ جنوری کو مولنا مع مولوی عبدالرحیم صاحب ہماری آریہ سماج کے لیکچرار صاحبان کی جائے قیام پر خود تشریف لیگئے۔ پنڈت ستدیو و پنڈت رامچند صاحبان سے ملاقات ہوئی ان سے بھی وہی حسب سابق درخواست کیگئی۔ ہر دو لیکچرار دوں نے کہا کہ ہم ہرگز اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کرینگے۔ آپ لوگ ضرور ہمارے جلسہ میں تشریف لائیں۔ اور لیکچر سنیں یہ صبح کا واقعہ ہے جب شام کو آریہ سماج کی سبھا میں گئے تو دیکھتے ہیں کہ ہر دو پنڈتوں کی نظر عنایت اسلام و مسلمانوں ہی پر ہے اور ایسی دلخراش باتیں سننے میں آئیں کہ مسلمانوں کا جگر شق ہو گیا۔ بالآخر آریوں کے اعتراضوں سے جاہل مسلمانوں کے دلمیں جو شبہات پیدا ہو گئے تھے ان کے دفعیہ کیلئے مسجد اٹالہ میں ۳۱ جنوری کو اسلام کے جانثار طلبہ مدرسہ عربیہ واقعہ مسجد اٹالہ کی سعی بلیغ سے بعد ظہر ایک اسلامی جلسہ ہوا۔ جسمیں مولنا آزاد ربانی کی تقریر بذریعہ اشتہار عام اعلان کیا گیا۔ آپ نے آریوں کے ہر سوال کا جواب نہایت خوبی سے دیکر سبکی تسکین کر دی۔ ایک شخص کو آریہ سماج نے اسی روز شب کے جلسہ میں اسلام و مسلمانوں پر اعتراض و توہین کرتے ہوئے یہ زبانی اعلان کیا۔ کہ جکا جی چاہے ہماری سبھا میں آئے اپنا شبہ پیش کرے ہم جواب دینگے اسپر ایک مسلمان نے بذریعہ تحریر کہا کہ اگر آپ سچ فرماتے ہیں تو وقت معین کیجئے جکا آریہ سماج نے کوئی تحریری جواب نہ دیا اور یہ خبر سنکر پنڈت ستدیو جی سویرے ہی بنارس چلدیئے یکم فروری ۱۹۱۵ء کو مسجد اٹالہ میں طلبہ مذکور کی کوشش سے اسلامی جلسہ پھر قایم ہوا۔ اور اس روز طلبہ مذکور نے بذریعہ اشتہار خصوصیت سے آریہ سماج کو اسلامی جلسہ میں ۶ بجے سے ۸ بجے شب تک دفع شبہات کیلئے موقعہ دیا مغرب تک تو آریوں کی سوالات کے مولنا نے جواب دیئے بعد مغرب مولنا نے مع کثیر التعداد آدمیوں کے آریہ مناظروں کا انتظار کرنا شروع کیا۔ لیکن عین وقت پر آریوں نے زبانی طور پر اسلامی دعوت سے ناواقفیت ظاہر کی۔ اس وقت اسلامی جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کی بڑی تعداد سناتن دھرم اور آریہ سماج بکثرت شریک ہو

حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی ہندو کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا

(ایک آریہ ایڈیٹر کی قلم سے)

ہمارے دھرم بھائی آشفتہ اڈیٹر دھرم ویر لاہور کے رسالہ ہندو جاتی اور سکھ گورو سے یہ اقتباس درج کیا جاتا ہے ہم آزاد نویس آریہ ایڈیٹر کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اندھی تقلید کی پیروی نہیں کی بلکہ واقعات کو مدنظر رکھکر صاف آزادی سے اس امر کو آشکارہ کر دیا کہ حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ نے کسی ہندو کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا۔ مضمون قابل مطالعہ ہے امید کہ ناظرین خاص دلچسپی سے ملاحظہ کرینگے (ایڈیٹر)

آج ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ تیغ بہادر مہاراج جنکی قربانی کا شور مچایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ہندو دھرم کو بچانیکی خاطر جان دی اور تمام ملک کو مسلمان ہونیسے بچالیا۔ انکی موت کا اصلی باعث کیا تھا قبل اسکے کہ ہم واقعہ پر روشنی ڈالیں اور اس سربستہ راز کو کھولیں اس آیت کی حقیقت کا انکشاف کرنا چاہتے ہیں جو ان کے ضعیف اعتقاد بھگتوں یا چیلوں نے گھڑ رکھی ہے اور سادہ لوح ہندوؤں پر احسان جتانیکی غرض سے پیش کیجاتی ہیں روایت کہتی ہے کہ کشمیر کے تمام بڑے بڑے پنڈتوں کا ایک ڈیپوٹیشن تیغ بہادر مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور گذارش کی کہ اورنگ زیب نے ہندوؤں کو تنگ کر رکھا ہے اور ان کو جبراً مسلمان کرنیکے لئے حکم دیدیا ہے آپ کر پاکریں ہندو دھرم اور ہندو قوم کو بچائیں اسکے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ ان کی مدد کیلئے تیار ہیں اور ہر طرح سے کوشش کرینگے جس سے ہندو دھرم اور ہندو قوم بچ سکے پنڈتوں کو ہدایت کی کہ وہ لوگ دہلی جاویں اور اورنگ زیب کو کہدیں کہ جب تک ہمارا گورو جو پنجاب میں ہے اس کو مسلمان نہ کیا جائیگا وہ اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ اس کے مسلمان ہونے پر وہ خود پیروی کرینگے۔ چنانچہ دربار دہلی میں حاضر ہوئے اور اورنگ زیب کے سامنے وہی الفاظ کہے جو تیغ بہادر صاحب کی زبان سے نکلے تھے اورنگ زیب خوشی سے اوچھل پڑا اور تیغ بہادر صاحب کی طلبی کا پروانہ جاری کر دیا۔ لیکن جب تیغ بہادر جی کے پہنچنے پر جواب نفی میں ملا تو اس نے ان کو قتل کرا دیا وغیرہ وغیرہ!! اس روایت کے پڑھنے ہر ایسے شخص کے دلمیں جو اندھا و شواسی نہیں ہے بلکہ دل و دماغ رکھتا ہے کئی ایک سوالات پیدا ہونے ضروری ہیں اور اس کو تواریخ ہند کے پریشان اوراق سے ان کے جوابات کی تلاش کرنیکی ضرورت پیش آئیگی (۱) کیا اورنگ زیب نے کوئی ایسا حکم دیا کہ تمام ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا جاوے اگر اور کسی جگہ کیلئے نہیں تو کیا کشمیر کیلئے اسکا کوئی پروانہ جاری ہوا؟۔ (۲) کیا گورو تیغ بہادر کی ایسی شخصیت تھی جو کشمیر کے پنڈتوں کو امداد حاصل کرنیکے لئے پنجاب میں کھینچ لائی۔ (۳) کیا گورو تیغ بہادر صاحب انکی مدد کر سکتے تھے۔ (۴) کیا تیغ بہادر جی کا چند آدمیوں کو ساتھ لیکر ہندوستان کے دارالسلطنت میں حاضر ہونا اور بادشاہ سے سخت سخت سوال و جواب کرنا ہندو قوم و دھرم کو بچا سکتا تھا؟ (۵) کیا انکی قربانی (قتل) سے ہندو قوم کو کوئی فائدہ پہونچا یا پہنچ سکتا تھا؟

جوابات (۱) تمام ہندوستان کی تواریخ کی پڑتال کریں اورنگ زیب کے اول سے آخر تک حالات پڑھیں اور اس کے عہد کے واقعات کو بغور پڑھیں۔ کہیں نظر نہیں آئیگا کہ اورنگ زیب نے کوئی ایسا حکم دیا نہ ہی مسلمان مورخوں نے اس کا ذکر کیا اور نہ ہی یورپین سیاحوں نے کہیں لکھا حتیٰ کہ سٹوریا ڈوموگر کے آزاد مصنف مسٹر نکولاس منوچی جو شاہجہاں سے لیکر شاہ عالم کے زمانہ تک مغلیہ دربار میں رہا اور جس نے اورنگ زیب کی ہر ایک حرکت چھوٹے سے چھوٹے سخت سخن کو بھی قلمبند کرنے سے نہ چھوڑا۔ اس کی کتاب میں بھی اس واقعہ کا نام و نشان نظر نہیں آتا۔ اورنگ زیب پنجاب۔ بنگال۔ بہار۔ یوپی اور دکن کے باشندوں کو جبراً مسلمان ہونیکے لئے نہیں کہتا۔ لیکن تعجب کا مقام ہے کہ وہ کشمیر کے پہاڑوں میں اس قسم کا جابرانہ حکم جاری کرتا ہے اور پھر اس صورت میں جبکہ آئندہ درپیش ہونے والے واقعات بتلاتے ہیں کہ اورنگ زیب اور پہاڑی راجاؤں کے تعلقات نہایت اعلیٰ تھے اور وہ ان راجاؤں کو ہمیشہ مدد دیا کرتا تھا جیسا کہ ہم دوسرے نمبر میں بیان کر چکے ہیں اورنگ زیب اگر ہندوؤں کو جبراً مسلمان کرنا چاہتا تھا تو سب سے پہلے اس کو ضروری تھا کہ وہ اپنے دربار کے آراکین راجہ جے سنگھ اور مہاراجہ جسونت سنگھ وغیرہ اور ہزاروں ان راجپوتوں کو جو اسکی فوج میں ملازم تھے مسلمان کرتا لیکن واقعات بتلاتے ہیں ایسا نہیں ہوا۔ ہم ٹنکے کی چوٹ سے لکھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کرتا تھا اور اس نے کیا وہ سب ہوش ملک گیری سے مجبور ہو کر کیا۔ مذہبی تعصب یا اشاعت اسلام کا خیال ہرگز ہرگز اسکی تہ میں کام نہ کر رہا تھا۔ ہم اپنے اس دعویٰ کو کسی دوسرے مضمون میں کبھی ثابت کرینگے پس مکھو نکا یہ کہنا کہ اورنگ زیب نے کشمیر کے پنڈتوں کو جبراً مسلمان بنانیکے لئے کوئی حکم جاری کیا تھا۔ غلط بالکل غلط ہے۔

(۲) تیغ بہادر جی کی شخصیت کا کشمیر کے باشندوں پر کچھ اثر نہیں تھا اور نہ ہی پیری مریدی کا رشتہ ان کے ساتھ قایم ہوا تھا بلکہ اسوقت بھی کشمیری ہندو سکھ گوروؤں کے معتقد شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں پھر کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان میں سے وہ لوگ جو اپنی قوم کا لیڈر نگ (دماغ) کہے جا سکتے ہیں تیغ بہادر صاحب کے در دولت پر حاضر ہوئے اور مدد کیلئے پکار کی (۳) جب تیغ بہادر جی کے پاس اس قدر جمعیت اور طاقت نہ تھی کہ وہ ایک شہنشاہ ہندوستان کا مقابلہ کر سکیں تو وہ ان کی مدد کیا کر سکتے تھے۔ بلکہ ایسی حالت میں آمادہ جنگ ہونا سوائے نقصان کے اور کچھ معنے نہیں رکھتا (۴) تن تنہا یا چند آدمیوں کو ساتھ لیکر ہندوستان کے سب سے بڑے بادشاہ کے دربار میں اس غرض سے جانا کہ وہ ہندوؤں کو مسلمان کرنے سے باز رہے اور وہاں سخت لہجہ میں سوال و جواب کرنا ہمارے خیال میں قوم کی سیوا نہیں بلکہ اپنی جان پر آفت لانا ہے اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا۔ اس طریق سے ہندو قوم بچ نہیں سکتی تھی بلکہ اس پر زیادہ سختی ہونیکا امکان ہو سکتا تھا۔

مندرجہ بالا روایت کو واقعات کی کسوٹی پر پرکھنے کیلئے ہم نے چند دلایل پیش کئے گئے ہیں۔ اور وہ بھی ایسے نرم الفاظ میں کہ ان سے بہت سے امور اندھیرے میں رہ گئے ہیں اور اچھی طرح ظاہر نہیں ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے فاضلہ بھائی کچھ ایسے ذکی الحس ہیں کہ وہ ذرا سی سچائی کے سنتے ہی گھبرا جاتے ہیں۔ اور شور مچا دیتے ہیں۔ اسلئے مشتے نمونہ خروارے سمجھ کر ناظرین خود نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

اب سوال باقی یہ رہ جاتا ہے کہ تیغ بہادر جی مہاراج کیوں قتل کئے گئے۔ اور کیا سبب تھا۔

اس سوال کا جواب ڈھونڈ نیکیلئے ہمیں گورو ہر رائے کے عہد میں جانا پڑا۔ گورو ہر رائے جی نے دارا کو اس وقت فوجی امداد دی جبکہ اورنگ زیب کی سپاہ اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ سکھوں کی فوج نے شاہی فوج کا مقابلہ کیا۔ اور اس وقت تک روک رکھا۔ جب تک کہ دارا اس کی زد سے محفوظ ہو گیا نتیجہ یہ ہوا کہ گورو ہر رائے جی کو اورنگ زیب نے دہلی میں طلب کیا۔ لیکن انہوں نے بجائے خود جانے کے اپنے بیٹے رام رائے کو بھیجا۔ رام رائے دہلی پہونچا۔ اور دربار میں حاضر ہوا۔ اورنگ کے سامنے ہوتے ہی اطاعت قبول کر لی۔ اور جان بخشی کرائی۔ اس کی واپسی پر اس کا باپ ناراض ہو گیا اور اس کو حقوق گدی سے محروم کر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ سری ہرکشن جی ان کے بعد گورو بنایا گیا لیکن وہ جلد ہی انتقال کر گیا۔ اور گدی کے جانشین تیغ بہادر جی مقرر ہوئے رام رائے حق تلفی کو برداشت نہ کر سکا۔ سخت رنجیدہ ہوا۔ اور اس نے اورنگ زیب کی خدمت میں پہونچکر یقین دلانے کی کوشش کی کہ گورو تیغ بہادر بھی ہر گوبند اور ہر رائے کی طرح مغلیہ حکومت کو نقصان پہونچانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور شاہنشاہ دہلی کے سخت دشمن ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ اور اورنگ زیب کو یقین دلا دیا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے بالکل درست اور واقعات پر مبنی ہے لہذا اورنگ زیب نے تیغ بہادر جی کی طلبی کا پروانہ جاری کیا!!

یہ حقیقت ہے اس قربانی کی جو تیغ بہادر جی نے کی اور یہ احسان ہے ہندو قوم پر جس سے اس کی گردن جھکی ہوئی ہے ان کے مرید خواہ کچھ کہیں اس کے گن گاویں۔ ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائیں۔

KAU CENTRAL LIBRARY

نور بک ڈپو کی بینظیر کتابیں!!

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

اس بینظیر کتاب کے متعلق حضرت حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت پسند آئی۔ اس کے مطالعہ سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے"

ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس پر بہت ہی عمدہ عمدہ ریویو لکھے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنیسے پہلے ہندوستان کی روحانی۔ تمدنی ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ وید۔ رامائن۔ مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔ قیمت ۸ر

سومنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے میں روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا گھنٹن۔ ردّ تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو اک کمال دلسوزی پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے۔ جسکو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسوں ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لیکر بیٹھے تو بغیر ختم کئے چین نہیں آتا۔ قیمت صرف ۱۲ر تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں جلد کریں

ثبوت واجب الوجود ہستی باریتعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلایل عقلی نہایت لطیف فلسفانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو بجواب قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے قیمت ۶ر

تلاش ۔ اس وہم کو دور کرنیکے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ بحث تقدیر و تدبیر و توکل کو بطور سوال و جواب بطرز ناول کے سلیس اردو میں لکھا ہے اور جملہ اعتراضات جو اس اہم مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے قیمت ۶ر

بھارت برکش :۔ تخل اسلام دہرمپال کا جس میں اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگاکر اسلام اور اہل اسلام کی سخت توہین دل آزاری کی ہے۔ محققانہ و مورخانہ دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری اور نہایت ضروری ہے کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کا کلیتہ رد دیگئی ہے اور دیدوں سکتی ہے اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے قیمت ۸ر

رنگین قطعات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے مومن کی نشستگاہ کیلئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے قیمت فی عدد ۱ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی :۔ ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے جسمیں مسیح مذہب پر مدلل اور معقول روشنی ڈالی گئی ہے اور آخیر پر ازروئے دلایل حقہ اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کیلئے صرف اسلام ہی نجات دینے والا مذہب ہے قیمت ۱ر

نیرا سلام یہ بھی ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے جس میں مدلل طریقہ کے ساتھ مسیح اور اسلام ازروئے دلایل اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے کہ نجات دینے والا صرف اسلام ہی ہے۔ کتاب کیا ہے اسلام اور مسیح مذہب کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ مینیجر نور قادیان

مفرح یاقوتی ۔ اس کو معتبر و مستند اطباء عالم نے آزمایا اور اسکی نسبتاً بلا اختلاف یہ رائے قائم کی کہ جو تاثیرات کسی عمدہ مفرح دوائی میں ہونی چاہئیں اس میں موجود ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول علیہ السلام نے بھی اسکی نسبت "لاریب مفید فرمایا ہے اسلئے ہر ایک آدمی کو ضرورت کیلئے اسی مفرح کو استعمال کرنا چاہیئے۔ جو تفریح الطبع مقوی اعضائے رئیسہ و قوۃ بصر و تقویت معدہ جگر و مشانہ دل دماغ اور دماغی محنت کیلئے از بس مفید ہے۔ مخرکہ اور حرارت غریزی اور ازالہ وساوس و غموم و تشاطہ روح کیلئے بینظیر ہے قیمت فی ڈبیہ صمہ رعایتی للعلم علاوہ محصول ڈاک (مینجنگ پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسےٰ بیرون دہلی دروازہ نولکھا لاہور

۵۹ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی بلا قیمت خبر

نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہو جسکا چکنا کاغذ خوشخط اور سنہ لکھائی اور چھپائی بھی عمدہ و صاف ہو۔ یہ خبر بلا قیمت و محصول ڈاک بھیجی جاتی ہے اگر دیکھنا چاہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجنے سے واپسی ڈاک سے خبر آپکی خدمت میں پہونچیگی۔

اگر آپ

اپنے لڑکے لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتی ہیں تو

لال شربت

ولادت سے پیدائش کے وقت سے لیکر ہوشیار ہونے تک دوا ایکسیاں فائدہ کرتی ہے۔ میں شیریں اور رنگ شوخ ہونیکی وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں آپ بھی بچوں کو استعمال کرا کے آزمائش کر لیجئے

قیمت فی شیشی ۱۲ر

محصول ڈاک ۴ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ

ہندو کی قسمت کا فیصلہ

:۔ عام پبلک اور بالخصوص ہندو کے پردہ پر یہ افسوسناک خبر پہلے سن چکے ہیں کہ اخبار ہندو کی اشاعت ۱۹۔ دسمبر ۱۹۱۴ء سے التوا میں ہے اور وہ بھی کسی سرکاری حکم اور ممانعت کی وجہ سے نہیں بلکہ محض پریس کی مشکلات کی وجہ سے التوا میں ہے کیونکہ خانہ تلاشی کے چند روز بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور نے مجھے بلا کر فرمایا تھا کہ خانہ تلاشی سے ایسی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی جسپر کوئی قانونی کارروائی کی جاسکے۔ لیکن یونین پریس کے انکار کر دینے کے بعد پریس کی پیچیدگی دن بدن بڑھتی گئی جسکی تفصیل ایک طویل قصہ ہے الصورت حال یہ ہے کہ سردست روزانہ یا ہفتہ وار اخبار کا چھپنا اس وقت تک قریباً ناممکن سا ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب تک کہ خود ہی پوری ضمانت داخل کرکے اور مشین خریدنے کیلئے روپیہ کا معقول انتظام نہ کر لیا جائے اگرچہ میں اس پہلو سے غافل نہیں ہوں۔ لیکن سردست بالکل خاموش بیٹھے رہنے کی بجائے میں نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ ہندو کو ماہوار رسالہ کی صورت میں جاری کردوں۔ چنانچہ رسالہ کا ڈیکلریشن منظور ہو گیا ہے اور ماہ مارچ سے باقاعدہ شایع ہونے لگے گا۔ اور جب پریس کا انتظام ہو جائیگا۔ روزانہ اور ہفتہ وار کسی اور نام سے جاری کر دیئے جائینگے ماہوار رسالہ ہندو کیسا ہوگا؟ اس کے متعلق یہ عرض کر دینا کافی ہے کہ دوسری اقوام و مذہب کا پورا احترام ملحوظ رکھتے وہ صحیح معنوں میں ہندو ہوگا۔ اور اپنی جاتی کو مفید اور ٹھوس ہندو لٹریچر بہم پہونچا کر اس میں ہندو کریکٹر اور ہندو دھرم کا سنچار کرے گا۔ اور بھارت میں پھر ایک دفعہ ہندو جیون کی زبردست لہر چلا دیگا۔ جو کہ آج غیر مذاہب اور تہذیبوں کے اثر سے قریباً مفقود ہے۔ رسالہ کی چھپائی و لکھائی اور کاغذ بلا مبالغہ بے نظیر اور نہایت اعلیٰ ہوگی سائز ۲۰×۳۰/۸ یعنے ادیب اور العصر کے برابر حجم ۵۶ صفحے کا چندہ سالانہ مع محصول ڈاک چار روپیہ ہوگا

اور ہر ایک پرچہ کی قیمت ۶ر ہوگی

پبلک کا ادنیٰ خادم ہری لال شرما ایڈیٹر ہندو لاہور